حسب الحکم النجم کے مستقل خریداروں کو مفت

الحمد للہ کہ یہ رسالہ موسومہ

شیعوں کی اشتہار بازی

جسمیں لکھنؤ کی اس اشتہار بازی کی مفصل روئداد ہے جو اس درمیان میں ہوئی اس روئداد کے مطالعہ سے حسب ذیل امور روز روشن کی طرح واضح ہونگے

(۱) شیعوں نے بیوجہ بے سبب اشتہار بازی شروع کی اور لکھنؤ میں ایک ایسی چیز کی بنیاد رکھی جس کے اثرات انشاء اللہ تعالیٰ کسی وقت ظاہر ہونگے

(۲) شیعوں کے دونوں مجتہدین یعنی مولانا ناصر حسین و مولوی نجم الحسن صاحبان نے کسی طرح مناظرہ میں سامنے آنیکی ہمت نہ کی

(۳) شیعوں نے کسقدر بد تہذیبی سے کام لیا اور اہلسنت نے کسقدر حلم و متانت سے۔

(۴) اور بہت سے مسائل ہیں جو اس سلسلہ میں آگئے ہیں۔

صحیفہ مبارکہ النجم کے صفحات پر شائع ہوا

ایک عظیم الشان خوشخبری

بہت عرصہ سے مسلمانون کے جمود و غفلت کو دیکھ کر خیال ہو رہا تھا کہ لکھنؤ مین ایک ایسی متحدہ مرکزی جمعیت قائم ہو جائے جو اہل سنت و جماعت کو مخالفین اسلام کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنے کی مکمل تدبیرون پر کاربند ہو سکے، مقصد تو عظیم الشان تھا اور بڑے سرمایہ کی ضرورت تھی، مگر شیعون کی اس فسادانگیز حرکت نے جسکا مرقع آیندہ صفحات مین پیش کیا جا رہا ہے ہمکو بہت جلد اس جمعیت کے قیام پر مجبور کر دیا، اور الحمد للہ آج پورے چھ مہینے سے یہ انجمن زعیم الملۃ امام اہل سنت حضرۃ علامہ محمد عبد الشکور مدیر النجم مدظلہ العالی کی قیادت و سرپرستی مین اپنے مبارک و مسعود نام جمعیت تحفظ ملت کے عنوان سے نہایت جگرکا دی اور پوری تندہی کے ساتھ اپنے فرائض کے انجام دینے مین مشغول و منہمک ہے - اب ضرورت ہے کہ علاوہ لکھنؤ کے اور اور مقامات مین بھی اسکی شاخین قائم ہون اور ہر ممکن طریقہ سے اس انجمن کو مرکزی حیثیت دیکر اسکے عظیم الشان مقصد کو فروغ دیا جائے، مرکز لکھنؤ ہی رہیگا اور شاخین اپنی کارگذاری اور اپنے شہر کی ہر کشمکش و تدبیرات سے برابر صدر دفتر کو مطلع کرتی رہین - اس صورت سے تمام مسلمانان ہند کا منتشر شیرازہ ایک لڑی مین منسلک ہو جائیگا اور ہر مقام کے لوگ دوسرے مقام کے بھائیون کے حالات سے واقف ہوکر ان کی امداد و اعانت کر سکین گے - فی الحال مرکز کی طرف سعی کرنے کی شدید ضرورت ہے اور جو صاحب جس قدر بھی اس جمعیت کے ارکان مین افزونی فرما سکین فوراً ان کے نام لکھکر صدر دفتر لکھنؤ مین انکا زر اعانت روانہ فرما دین اس وقت انجمن کے سامنے بہت اہم اہم کام ہین اور وہ برابر اسکی انجام دہی مین مستعد ہے یقین ہے کہ اگر خاطر خواہ انجمن کامیاب ہوگئی تو پھر اسکے ذریعہ سے دار المبلغین کا کام بھی شروع ہو جائے گا -

ماہوار زر عمومی ۴/ -   ماہوار چندہ رکنیت ۸/ -

کام کرنے والے، اور مذہبی کامون سے دلچسپی لینے والے حضرات خاص توجہ فرمائین -

خط کتابت اور مفصل حالات دریافت کرنے کا پتہ -

سکریٹری جمعیت تحفظ ملت -

پاٹا نالہ   لکھنؤ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ برادران اہلسنت و جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ لکھنؤ کا تازہ واقعہ جو عبرت حاصل کرنے کے لئے بہترین سبق ہے آپ کی آگاہی کیلئے لکھا جاتا ہے، شاید اسکے پڑھنے سے ہمارے بھائی جو خواب غفلت میں سرشار ہیں بیدار ہو جائیں، اور دیکھیں کہ دُنیا میں کیا ہو رہا ہے باطل کی جلوہ آرائیاں حق کو کس طرح دبا رہی ہیں۔

مذہب شیعہ جس کی بابت خود اُسکے بانیوں نے قطعی فیصلہ کر دیا تھا کہ یہ مذہب ظاہر کرنے کے قابل نہیں ہے جو اُسکو ظاہر کریگا ذلیل ہوگا[1] اور یہ حکم دیدیا تھا کہ اے شیعو! خبردار تم اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کرنا اور کسی کو اپنے مذہب کی دعوت نہ دینا[2]، آج وہی مذہب شیعہ سرگرم تبلیغ ہے اور خواہ مخواہ اہلسنت پر ناروا حملے کر رہا ہے۔ اور اہل سنت جنکا دین اظہار و تبلیغ کے لیے روز ازل سے نامزد تھا[3] جنکے پاس دلائل و براہین کا لامحدود خزانہ ہے جنکے ہاتھ میں خدا کی آخری کتاب قرآن مجید ہے وہ خاموش ہیں اور ایسی گہری نیند سو رہے ہیں کہ اُنکو کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا اور کیا ہونیوالا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ ناز

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

---

[1] اصول کافی صفحہ ۴۸۵ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُنھوں نے شیعوں سے فرمایا اِنَّکُمْ عَلٰی دِیْنٍ مَنْ کَتَمَہٗ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَذَاعَہٗ اَذَلَّہُ اللّٰہُ۔ ترجمہ بتحقیق تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جو اُسکو چھپائیگا اللہ اُسکو عزت دیگا اور جو اُسکو ظاہر کردیگا اُسکو اللہ ذلیل کریگا

[2] اصول کافی صفحہ ۴۸۶ میں امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اُنھوں نے شیعوں سے فرمایا مَالَکُمْ وَلِلنَّاسِ کُفُّوْا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلٰی اَمْرِکُمْ۔ ترجمہ۔ تم لوگوں کو کیا مطلب ہے تم اُن سے مذہبی تذکرہ مت کرو اور کسی کو اپنے دین کیطرف مت بلاؤ ۱۲۔

[3] قولہ تعالیٰ۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ ترجمہ۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کیساتھ بھیجا تاکہ وہ اسکو تمام دینوں پر ظاہر و غالب کر دے ۱۲

یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت کی فضا ان چیزوں کے مناسب نہیں اس وقت ضرورت ہے کہ تمام کلمہ گویان اسلام باہم متفق رہیں اور اپنے باہمی اختلافات کو تھوڑے دنوں کے لئے طاق نسیان پر رکھدیں لیکن یہ کسی طرح قرین عقل نہیں کہ ایک طرف سے بے وجہ اور بے سبب پے در پے حملے ہوتے رہیں اور دوسری طرف سے خاموشی برتی جائے۔

شیعوں کا مدرسۃ الواعظین

یہ مدرسہ لکھنؤ میں کئی سال سے قائم ہے۔ مدتوں اہل سنت کو یہ دھوکا دیا گیا کہ یہ مدرسہ وعظ کی تعلیم کے لئے ہے اور یہاں کے تعلیم یافتہ خالص اسلام کی تبلیغ کریں گے سُنّی شیعہ کی بحث سے ان کو کوئی تعلق نہ ہوگا اور اس مدرسہ میں غیر مسلمین کا رد سکھایا جاتا ہے، چنانچہ سُنیوں سے مالی امداد اور ہر قسم کی ہمدردی اس مدرسہ کے لیے حاصل ہوتی رہی لیکن ع نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔

اس مدرسہ سے ایک ماہواری رسالہ بنام "الواعظ" نکلتا ہے، اس رسالہ سے اکثر اندرونی راز اس مدرسہ کے ظاہر ہوگئے اور دوسرے ذرائع سے بھی معلوم ہوا کہ اس مدرسہ کے مبلغین جو پنجاب اور بنگال اور بہار میں گشت کر رہے ہیں اور نہ صرف ہندوستان بلکہ جنوبی افریقہ کے دور دراز مقامات میں ان کا دورہ ہو رہا ہے وہ صرف شیعیت کی تبلیغ کے لئے ہے، ناواقف سنیوں کو بہکا کر شیعہ بنانا بے خبر سُنیوں[1] سے مناظرہ کرنا، اور غلط روئداد چھاپ کر مخلوق خدا کو دُھوکا دینا بس یہی اِنکے فرائض ہیں۔

اسی رسالہ الواعظ میں اس مدرسہ کا نصاب تعلیم بھی شائع ہوا جس سے معلوم ہوا کہ اس مدرسہ میں خصوصیت کے ساتھ یہ دو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ احتجاج طبرسی اور استقصار الافحام احتجاج وہ کتاب ہے جس میں قرآن مجید سے نفرت و عداوت کی خاص طور پر تعلیم دیگئی ہے جیسا کہ آئندہ صفحات میں کچھ منقولات اُسکے آپ پڑھینگے۔ اور استقصار الافحام خاص اہل سنت کی رد کی کتاب ہے جسکا سب سے پہلا مبحث تحریف قرآن ہے۔

---

[1] چنانچہ النجم میں ہمیشہ اس قسم کے مناظروں کے حالات شائع ہوتے رہتے ہیں، اور خود الواعظ میں بھی اس قسم کے واقعات چھپتے رہتے ہیں۔

کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہ مدرسہ غیر مسلمین کے رد و ابطال کیلئے ہے مگر کتابیں وہ پڑھائی جاتی ہیں جن میں اہل سنت کا اور قرآن مجید کا رد ہے۔

اسی رسالہ الواعظ کے نمبر میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں بڑے فخر و ناز سے یہ لکھا گیا تھا کہ شیعوں کا وظیفہ لعنت کرنا ہے کوئی شیعہ اس وظیفہ سے دن رات میں کسی وقت غافل نہیں ہو سکتا اصل الفاظ اسکے یہ ہیں: ”شیعوں کا وظیفہ دن رات اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے سوائے لعنت کے اور کچھ نہیں جسکو دیگر افراد مردم دشنام بد ہے کہ طاعت باشد بمذہب معلوم و اہل مذہب معلوم سے تعبیر کرتے ہیں“

اسی رسالہ الواعظ کے نمبر ۱۱ ج ۷ میں ایک مضمون تحریف قرآن پر شایع ہوا تھا جس پر خود ایڈیٹر کی طرف سے نہایت بلند کلمات میں تحسین و آفریں کی گئی تھی۔

پھر اسی مدرسۃ الواعظین کے رکن رکین مولوی سبط حسن نے بجواب النجم ”سہیل یمن“ نکالا جسمیں بد تہذیبی اور دشنام دہی کو معراج کمال تک پہونچا دیا گیا مدتوں اسکے ٹائیٹل پر اہل سنت کو اولاد زنا لکھا گیا اور یہ شعر زیب عنوان رہا: انتکر موتھم روا نا سہیل + طلعت بموت اولاد الزناء + حالانکہ متعدد پرچے شیعوں کے ماہوار[۵۱] اور ہفتہ وار نکل رہے تھے اور سب النجم کو کوسنے اور اہل سنت کو گالیاں دینے میں مشغول تھے مگر مدرسۃ الواعظین کو اسپر قناعت نہ ہوئی اور سہیل نکالا گیا۔

اسی مدرسۃ الواعظین کا ایک مدرس جس نے زنجبار (ملک افریقہ) میں تبلیغ شیعیت کرتے ہوئے تبرا بازی کی تھی اور وہاں سے اسکا اخراج ہوا تھا[۵۲] اپنے اخباروں میں برابر مضامین لکھتا رہتا ہے جنمیں صحابہ کرام اور خصوصًا امہات المومنین ازواج مطہرات کو بازاری فحش گالیاں دیجاتی ہیں۔

اسی مدرسۃ الواعظین کے طلبہ نے آج سے کئی سال پہلے اہل سنت کے مقابلہ میں کئی اشتہار شایع کئے جن میں حضرت مولانا مدیر النجم مدظلہ کی شان میں نہایت گستاخانہ کلمات اور غلط اتہامات لکھکر اپنے دل کو ٹھنڈا کیا گیا۔ مگر ان اشتہارات کا کوئی جواب اہل سنت کیطرف سے نہیں دیا گیا۔

---

۵۱ شیعوں کے پرچوں کا تذکرہ جنکے مقابلہ میں اہل سنت کا صرف ایک النجم ہے رسالہ ہذا کے صفحہ ۴ پر دیکھو ۱۲

۵۲ چنانچہ اسی ہندی ایک مضمون جو زنجبار و نجف میں شایع ہوا ازواج مطہرات کی شان میں یہ کلمات لکھے ازواج نبی کیلئے لاتحزن کا منشر ان علقہ ... کی وعید فقد صغت قلوبکما کی جھری ۱۲

پھر اسی مدرسۃ الواعظین نے باربار عبد المجید دہلوی والا اشتہار چھاپ چھاپ کر شہر میں تقسیم وچسپاں کیا جس میں حضرت علامۂ مدیر النجم دامت برکاتہم کو وہابی وغیر مقلد وغیرہ ناشائستہ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اسکا جواب بھی لکھنؤ سے کچھ نہ دیا گیا۔ البتہ بمبئی و جونپور و نیارہ کے مسلمانوں نے اسکا جواب شایع کیا۔

ابھی چند ماہ ہوئے مرزائیوں کے مقابلہ میں شیعوں نے ایک اشتہار دیا اور اسمیں مدرسۃ الواعظین کے مذکورۂ بالا مدرس کے ایک نو تالیف رسالہ کا ذکر کرتے ہوئے نہایت بدتہذیبی سے حضرت امام اہل سنت علامہ مدیر النجم دامت برکاتہم کا تذکرہ بھی خواہ مخواہ درج کر دیا گیا جسکے جواب دینے کے لئے سنیوں میں بہت جوش پیدا ہوا مگر اُن کو بمشکل روکا گیا اور سمجھایا گیا کہ جواب جاہلاں باشد خموشی

ہماری اس پیہم خاموشی اور صلح پسندی سے مدرسۃ الواعظین والوں کی ہمت بڑھتی گئی اور وہ وقتاً فوقتاً نئی نئی کارروائیوں پر اقدام کرتے رہے یہانتک کہ اُنھوں نے اس تازہ واقعہ کا ارتکاب کیا جس کا بیان اس رسالہ کا موضوع ہے۔

تازہ واقعہ

لکھنؤ میں اس وقت سنی شیعہ کی کوئی نزاع نہ تھی کہ یکایک ایک اشتہار طلاب مدرسۃ الواعظین کی طرف سے تمام شہر میں چسپاں اور تقسیم کیا گیا جو بلفظہ درج ذیل ہے:-

شیعوں کا اشتہار نمبر (۱)

اعلان عام

آج ۵؍ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو ہمارے نام ایک طولانی مضمون کا لفافہ صادر ہوا جسمیں حضرات علمائے شیعہ کے متعلق ناروا کلمات تحریر کئے ہیں اور یہ دھمکی دیگئی ہے کہ اگر علمائے شیعہ نے سنیوں سے فیصلہ کن مناظرہ نہ کیا تو ہم فساد برپا کر دینگے۔

ہم کاتب کی اس ناجائز دھمکی سے خوف زدہ نہیں ہوسکتے کہ ہمنے برابر دین خدا کی حفاظت کے لئے سرفروشیاں کی ہیں مگر اسوقت خاموش رہنا ہمارے جذبۂ مذہبی کے خلاف ہے گو اپنے مبارک مدرسہ کے قواعد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناظرۂ شیعہ و سنی کو پسند نہیں کرتے

لیکن جب ہمیں مجبور کیا گیا ہے تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم مناظرہ کے لئے ہر وقت طیار ہیں لہذا جواباً بذریعہ اشتہار مطلع کئے دیتے ہیں کہ کاتب نامہ جو غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اپنے عالم دین یعنی مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم کو آمادہ کرکے ہمیں فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت دے اور بذریعہ اشتہار اعلان کرے۔

نوٹ مدیر النجم کی دعوت مناظرہ[لہ] چند مرتبہ قبول کی جاچکی ہے مگر مدیر صاحب ہمارے مولانا اعجاز الملت و الدین کے مقابلہ میں آجتک نہیں آئے۔ اب پھر جناب ممدوح مقابلہ کے لیے تیار ہیں اگر بذریعہ اشتہار مدیر صاحب نے اس کا جواب نہ دیا تو ان کی شکست متصور ہوگی۔

المشتہر طلاب مدرسۃ الواعظین لکھنؤ۔

اس اشتہار سے نہایت بیچینی سنیوں میں پیدا ہوئی اور جواب کے لئے اُسی وقت لوگ آمادہ ہوئے بمشکل تین روز تک اُن کو یہ کہہ کر روکا گیا کہ شاید شیعوں ہی کے کچھ سمجھدار لوگ متنبہ ہوکر اسکا تدارک کریں مگر جب کچھ نہ ہوا تو چوتھے دن حسب ذیل جواب ہماری طرف سے شایع کیا گیا۔

اہلسنّت کا جواب نمبر (۱)

طلاب مدرسۃ الواعظین کے اعلان کا جواب

اسوقت بظاہر لکھنؤ میں شیعہ سُنّی کی کوئی نزاع نہ تھی اور نہ اسوقت کی فضا اسکے مناسب تھی مگر شیعوں کے مدرسۃ الواعظین نے اسکی پہل کی اور خواہ مخواہ اہلسنت کو چیلنج مناظرہ دیا۔ مدرسۃ الواعظین کے مبلغین اطراف ہند اور بیرون ہند میں ناواقف سُنیوں کو شیعہ بنانے

حاشیہ اشتہار شیعہ نمبر (۱) [لہ] بالکل غلط ایکمرتبہ بھی عالیجناب مدیر النجم دام ظلہ کی دعوت تم نے قبول نہیں کی اُنھوں نے ہمیشہ مجتہدین کو دعوت مناظرہ دی تمہیں بتادو کہ کسی مناظرہ میں کوئی مجتہد اُنکے سامنے آیا۔ ابتک جسقدر مناظرے ہوئے وہ سب تمہاری دعوتوں پر۔ لکھنؤ - بمبئی - چکوال - امروہہ - کیرانہ - ننگری - یہ چھ مناظرے کل کے کل تمہاری ہی دعوت پر ہوئے۔ ممدوح نے تو اتنی مرتبہ تمہاری دعوت قبول کی کیا اب بھی ہمت کروگے کہ ایکمرتبہ انکی دعوت قبول کرکے کسی مجتہد کو مناظرہ کے لئے پیش کردو؟!

اور اُنسے مناظرہ کرنے میں سرگرم رہتے ہیں جنکے کارنامے خود اُنھیں کے رسالہ الواعظ سے معلوم ہوتے رہتے ہیں مگر اب لکھنؤ میں بھی اُنھوں نے اپنا کام شروع کیا اور صلح کل کے دعوے کی حقیقت ظاہر ہونے لگی۔ آج ایک مطبوعہ اشتہار مدرسۃ الواعظین کے گمنام طلبہ کیطرف سے چسپاں ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ کسی غیر مقلد نے اُنکو فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت دی۔ لہٰذا وہ مناظرہ کے لئے تیار ہیں اور امام اہل سنت حجۃ الاسلام عالیجناب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب مدیر النجم سے مناظرہ چاہتے ہیں جنکے نام سے دُنیائے تشیع میں زلزلہ پڑجاتا ہے اور شیعوں کے کوئی مجتہد صاحب آجتک اُنکے مشہورہ دس[۱] مسائل کو اُنکے سامنے ثابت نہ کرسکے حضرت مولانا ممدوح کو غیر مقلدوں کا دینی عالم کہنا ایسا ہی ہے جیسے مدرسۃ الواعظین کو خارجیوں یا ناصبیوں کا مدرسہ کہنا۔ اوّل تو یہ کلمہ بالکل غلط ہے۔ نہ کسی نے اُنکو خط بھیجا نہ دعوت مناظرہ دی اگر یہ بات سچی تھی تو کاتب خط کا نام کیوں نہ لکھا۔ دوسرے یہ کہ اگر ایسا ہی مناظرہ کا شوق تھا تو کسی ذمہ دار سنی کیطرف سے اشتہار دیا ہوتا۔ اپنے "اعجاز الملۃ والدین" کی حقیقت تو اپنے ہی مذہب کے مدرسہ ناظمیہ کے طلبہ سے پہلے پوچھ لیجئے پھر اُنکو میدان مناظرہ میں لائیے اسکے علاوہ اُنسے مناظرہ کرنے کے لئے اہل سنت میں بہت سے لوگ ہیں۔

لہٰذا اب ہم اعلان کرتے ہیں؛

کہ اپنے مدرسہ کے سرپرست شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد کو آمادہ کرکے اُنھیں کیطرف سے چیلنج شایع کریں پھر قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں کہ **فیصلہ کن** مناظرہ ایسا ہوتا ہے۔

---

[۱] وہ دس مسائل جنکا تقریباً تیس سال سے اعلان ہو رہا ہے یہ ہیں:- (۱) شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے (۲) شیعوں کا ایمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ممکن نہیں (۳) شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں اور آپکے بعد بارہ اشخاص کو آپکا مثل و ہمرتبہ مانتے ہیں (۴) شیعہ نہیں بتا سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دین کی تعلیم دی تھی (۵) شیعہ حضرت علی و دیگر ائمہ کا مذہب نہیں بتا سکتے (۶) شیعہ نہیں بتا سکتے کہ آل رسول کون لوگ ہیں؟ (۷) شیعہ نہیں بتا سکتے کہ اہل بیت رسول کون ہیں؟ (۸) شیعوں نے خداوند جل شانہ کو معاذ اللہ جاہل قرار دیا ہے (۹) مذہب شیعہ جھوٹ بولنے کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیتا ہے جو جھوٹ نہ بولے اُسکو بے دین و بے ایمان کہتے ہیں (۱۰) حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ و پیشوایان مذہب شیعہ تھے جن کا شیعہ ہونا خدا کی طرف سے مستند تھا (منقول از روئداد مباحثہ مکیریاں) ان مسائل میں سے پہلے مسئلہ پر امروہہ میں قبلہ شیعہ مولوی سبط حسن صاحب سے مناظرہ بھی ہوا جسکی روئداد مطبوعہ سے حقیقت حال ظاہر ہے ۱۲

نوٹ :- اگر اسکے جواب میں شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب کا دستخطی چیلنج شایع ہوا تو یہ انکی شکست فاش متصور ہوگی،

المشتہر ناچیز مشتاق احمد لدھیانوی سکریٹری جمعیۃ تحفظ ملۃ پاٹا نالہ لکھنؤ

اسکے بعد شیعوں کیطرف سے عبدالمجید دہلوی والا اشتہار مطبوعہ الواعظ پریس شایع ہوا جو پہلے بھی بار بار انکی طرف سے شایع ہو چکا تھا اگر کچھ حیا اور سمجھ ہوتی تو سمجھتے کہ یہ حرکات انکے عجز و مغلوبیت کی روشن دلیل ہیں۔ وہ اشتہار یہ ہے:-

مولوی عبدالشکور صاحب ایڈیٹر النجم لکھنوی کون ہیں ؟

آجکل بمبئی کے مسلمانوں کی طرف سے اکثر یہ سوال[ل] کیا جا رہا ہے۔ اسلئے ہم اپنے سنی حنفی شافعی مقلد بھائیوں کی اطلاع کیلئے ہندوستان کے مقتدر بڑے بڑے علماء کے فتووں کے چند جملے نقل کرتے ہیں جن سے اس سوال کا جواب ملجائیگا اور انکی حقیقت کھل جائیگی"

(۱) مجدد مائۃ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی (۲) مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب قادری بریلوی (۳) مولانا محمد نور احمد صاحب (۴) مولانا احمد مختار صاحب صدیقی متوطن میرٹھ، (۵) مولانا مولوی عبدالعلیم صاحب صدیقی قادری (۶) مولوی حافظ عبدالحلیم صاحب امام مسجد لین، (۷) مولانا مولوی حافظ فضل کریم صاحب امام مسجد زنگاری محلہ بمبئی (۸) مولانا مولوی سیف الدین صاحب بن مولانا حضرت مولوی نظام الدین صاحب ناظم مدرسہ ناظمیہ بمبئی (۹) مولانا نور بخش صاحب ناظم تعلیم انجمن نعمانیہ ہند (۱۰) مولانا شیخ نور الحق نذیر احمد صاحب (۱۱) مولانا حکیم عبدالاحد صاحب محدث پیلی بھیت (۱۲) مولانا محمد عبدالحکیم خانصاحب شاہجہانپوری (۱۳) مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب بدایونی (۱۴) حضرت مولانا محب احمد صاحب قادری حنفی بدایونی (۱۵) حضرت مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی (۱۶) مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب بدایونی (۱۷) مولانا احمد الدین صاحب مدرس شمس العلوم

حاشیہ اشتہار شیعہ نمبر (۲) [ل] بالکل غلط نہ بمبئی کے مسلمانوں کیطرف سے یہ سوال ہوا نہ ہو سکتا تھا یہ خود چند شیعوں کی فضلہ خوار دن کا خود ساختہ مضمون ہے اور جن بزرگوں کے نام لکھے ہیں انمیں اکثر وہ لوگ ہیں جنکا شمار علما میں نہیں ہے اور انمیں بعض وہ ہیں جنھوں نے انکار کیا کہ ہم نے دستخط نہیں کئے ہمارا نام خواہ مخواہ لکھدیا۔ اس خانہ ساز فتوی کا مفصل جواب کتاب "واقعہ ناپارہ" میں دیکھو ۱۲

بدایونی (۱۸) مولانا اسرار الحق صاحب طوطی ہند (۱۹) مولانا حافظ محمد بخش صاحب (۲۰) حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی متفقہ طور پر فتویٰ دیتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ :-

مولوی عبدالشکور لکھنوی

نہ سُنی ہے نہ حنفی۔ نہ اُسے امام بنانا حلال نہ اُسکے پیچھے نماز جائز نہ اُسکا وعظ سُننا روا (وہ) خودرائے ہے اور کج فہم و بے ادب ائمہ کے ساتھ گستاخ۔ اور مسائل شرعیہ کی توہین کرنیوالا اور خود اپنے اقرار سے فاسق معلن۔

وہابی غیر مقلد ہے، اُسکے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیئے اور نہ اُسکا وعظ سُننا چاہیئے۔ وہ عوام الناس کو گمراہ کرتا ہے، اسکے نزدیک ہرگز نہ جانا چاہیئے۔ ایسے گندم نما جو فروش سے اجتناب چاہیئے۔ اسکو فاسق سمجھیں اسکی مدح نہ کریں کہ فاسق کی مدح سے غضب ذوالجلال اُترتا ہے غیر مقلدین کے بعض عقائد کو اچھا سمجھنے کے سبب مستحق کفر ہے۔

جن کو اس بات کا ثبوت دیکھنا ہو وہ اشتہار واجب الاظہار مطبوعہ گلزار احمدی لکھنؤ محلہ بھی مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء پڑھیں اور کتاب اجلی نجوم رجم براہ پیڑ النجم مطبوعہ بریلی ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

حافظ عبدالمجید دہلوی عفا اللہ عنہ

ہماری طرف سے اسکا جواب حسب ذیل ہے :-

شیعو

عبدالمجید دہلوی والاحرف اشتہار تمنے بار بار شایع کیا اور ہر بار شافی جواب پایا جسکا جواب الجواب تمسے نہ ہوسکا۔ اور نہ کسی قسم کا فائدہ تم کو حاصل ہوا مگر کل شام کو پھر شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب

---

۵۱ یہ لطیفہ بھی خوب ہی کہ غیر مقلد بھی لکھتے ہیں اور پھر یہ بھی لکھتے ہیں کہ غیر مقلدین کے بعض عقائد کو اچھا سمجھنے کے سبب مستحق کفر ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مقلد نہیں ہیں بلکہ اُنکے بعض عقائد کو اچھا سمجھتے ہیں دو سطر کی عبارت اور اُسمیں بھی یہ کھلا ہوا تعارض ۱۲

مجتہد کے مدرسۃ الواعظین کے پریس میں چھاپ کردہ اشتہار شایع کیا گیا۔ اس لایعنی حرکت کو سراسیمگی کے سوا اور کس چیز پر محمول کیا جائے۔

سنو

اِن باتوں سے کام نہ چلیگا۔ اب جبکہ مدرسۃ الواعظین کے طلبۃ چیلنج مناظرہ دے چکے ہیں تو جلدی جلد اپنے شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد کو یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد کو امام اہلسنت حجۃ الاسلام عالیجناب حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم سے مناظرہ کے لئے تیار کر کے اُنھیں کیطرف سے چیلنج شایع کرو ورنہ اُنکی شکست ناقابلِ انکار ہوگی۔ تمکو اسی مناظرہ میں معلوم ہو جائیگا کہ امام اہل سُنت حجۃ الاسلام مدظلہ العالی کون ہیں اور کیا ہیں۔ خدا کرے تم ان حضرات کو تیار کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تاکہ لکھنؤ جیسے مرکز اجتہاد میں ایک فیصلہ کن علمی مناظرہ ہو جائے

المشتہرین:۔ اراکین مجلس منتظمہ۔ جمعیۃ تحفظ ملت۔ پاٹا نالہ۔ لکھنؤ۔

اسکے بعد اخبار حقیقت لکھنؤ مورخہ ۱۰ اراکتوبر ۱۹۳۱ء میں خود ایڈیٹر کی طرف سے حسب ذیل نوٹ شایع ہوا:۔

مدرسۃ الواعظین سے اشتہار بازی

"گذشتہ تین روز سے ہمارے پاس بہ کثرت تحریری و زبانی شکایتیں اس مضمون کی موصول ہوئی ہیں کہ مدرسۃ الواعظین کے طلبا کی طرف سے کسی گمنام اور فرضی تحریر کی بنا پر سُنیوں کے نام مناظرہ کا چیلنج شایع ہوا ہے۔ ایک تازہ مطبوعہ اعلان میں جناب مولانا حاجی شاہ محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مدیر رسالہ النجم کے خلاف بہت ہی دل آزار باتیں لکھی گئی ہیں جنسے سنیوں میں سخت جوش اور برہمی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس سے دونوں فرقوں میں سخت کشمکش پیدا ہو جانیکا احتمال ہو گیا ہے۔ ہم نے پرائیویٹ طور پر بعض ذمہ دار اور مقتدر شیعہ اصحاب کو اس طرف توجہ دلائی ہے اور اب براہ راست ہم جناب شمس العلما مولانا نجم الحسن صاحب کو اس خطرناک فتنہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں کیونکہ مدرسۃ الواعظین کے نگراں وہی ہیں۔ اور یہہ

اشتہارات وہیں سے شایع ہو رہے ہیں اور مدرسہ ہی کے پریس میں شایع ہوتے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب شمس العلما اور نیز دیگر سمجھدار اور مقتدر شیعہ اصحاب اس فتنہ کو روکنے کی کوشش فرمائیں گے جس کے محرک ایک مولوی صاحب بتائے جاتے ہیں جو شیعوں میں باہر و لعزیزی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اسکے بعد ۱۲ اکتوبر کو حسب ذیل اعلان ہماری طرف سے نکلا۔

حضرات مجتہدین کے اعلان کا انتظار ہے

طلاب مدرستہ الواعظین کے اعلان کا جواب ہماری طرف سے چار دن ہوئے شایع ہو چکا ہے مگر ابتک شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب کیطرف سے کوئی اعلان نہ ہوا جس کا سخت انتظار ہے۔ یاد رہے کہ ان دونوں مجتہد صاحبان کے سوا اور کسی سے فیصلہ کن مناظرہ ناممکن ہے اگر کسی اور کا نام پیش کیا گیا تو وہ بدتر از شکست ہوگا۔ بقول اخبار حقیقت جو مولوی صاحب اپنی قوم میں کھوئی ہوئی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں انکی سرخروئی بھی اسی میں ہے کہ ان دونوں مجتہدوں کی طرف سے جلد از جلد چیلنج شایع کرادیں۔

ابتک ہمنے مدرستہ الواعظین اور اسکے لوگوں کی اس قسم کی حرکات سے بہت چشم پوشی کی مگر اب ہم تیار ہوگئے ہیں اور پوری کوشش اس امر کی کرینگے کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کا ایک فیصلہ کن عالمانہ مناظرہ ہو جائے جو تمام ہندوستان کے لیے کافی ہو اور روز روز کے یہ جھگڑے ختم ہو جائیں۔ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ؕ

المشتہرین اراکین جمعیتہ تحفظ ملت۔ لکھنؤ

اسکے بعد ۱۲ اکتوبر کو شیعوں کی طرف سے حسب ذیل اشتہار نکلا۔

شیعوں کا اشتہار نمبر ۳

فیصلہ کن جواب

ہمیں اس سے مطلب نہیں کہ طلاب مدرستہ الواعظین نے اشتہار دیکر اچھا کیا یا برا اسکے

جوابدہ اراکین مدرسہ ہیں مگر ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مدیر النجم مناظرہ کے لیے آمادہ کیوں نہ ہوئے اور جبکہ طلبہ آپکے نزدیک غیر ذمہ دار گمنام ہستیاں ہیں تو جہلا کو اغوا کرنے کے لیے متانت سے گرا ہوا کیوں جواب دیا۔ مدیر النجم کو جھونجال کیوں بتا دیا۔ بالکل غلط ہے کہ دس سوالوں کا دندان شکن جواب نہیں دیا گیا چشم بصیرت سے اصلاح الشش، دُرِّ مجف، سہیل یمن دیکھیے اور انہیں دیکھائیے۔ اور جبکہ مسلم علماء اہل سنت کا شرعی فتوی شایع ہو کر دنیائے اسلام میں مدیر النجم کا غیر مقلد ہونا ثابت کر چکا تو پھر موصوف کو غیر مقلدین کا امام کہنا ہر گز غلط نہیں۔ مدیر سنا الوثقلین کا خوارج و نواصب کیطرف انتساب غصہ کی بات ہے جس کا اعتبار نہیں۔ مگر مدیر النجم کا غیر مقلد ہونا شرعی بات ہے جسکا اعتبار تم پر لازم ہے۔ مانا کہ آپکے مذہب میں امامت و خلافت کا دائرہ بہت وسیع ہے مگر جو شرعی فتوے کی زد میں آچکا ہو اسکو امام اہل سنت لکھنا صرف ان افراد میں محدود ہے جو اعتقاد میں مدیر النجم سے متحد ہیں جنکو اصطلاح خاص میں غیر مقلد اور عرف عام میں وہابی کہا جاتا ہے اسی کی ایک شاخ نواصب ہے۔ آپنے جو فتوے کا جواب دیا ہے وہ جواب ہی نہیں چہ جائیکہ شافی۔ اگرچہ بلیغ کے بعد صفائی پیش کی ہے مگر نہ وہ شرعاً صحیح ہے نہ قانوناً۔ ہاں اگر حضرات مشاہیر علماء احناف کی گواہیاں ممکن ہوں تو پیش کیجیے۔ فضول کاغذ سیاہ کرنا اسراف میں داخل ہے۔

سلطان المناظرین، فاتح اقلیم النجم جناب مولانا اعجاز الملۃ والدین دام ظلہ کے متعلق دنیائے ناظمیہ سے سوال بالکل فضول ہے کیونکہ علاوہ فرنگی مشہورین کے نہ شرعی فتوی ہی قابل سند ہو سکتا ہے۔ درصورتیکہ اُسی مدرسہ کے افاضل طلبہ مناظرہ کے لیے پیش کر دیے ہیں۔ ہاں جناب ممدوح کی شان علمی کو حضرت صدر الشریعت نجم العلما دام ظلہ سے پوچھو۔ یا آنحضرت کی تحریر اخبار "حقیقت" میں پڑھو۔ اسکے علاوہ اُس کتاب عظیم سے معلوم کرو جسکا نام تنبیہ الناصبین ہے جسکے تصور سے نواصب کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ ذرا اس کتاب

---

۱۱ یہ اشارہ ہے اُس اشتہار کیطرف جس کو کتاب "واقعہ ناپارد" سے ملخص کرکے اہل ناپارد نے چھپوایا تھا اور مشاہیر علمائے ہندوستان مثلاً حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیری علیہ، مولانا فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہا و مولانا ابو شاہ صاحب و مولانا شاہ وارث حسن صاحب وغیرہ وغیرہ کو غیر ہی کہنا شیعوں ہی کا کام ہے ۱۲

ممتنع الجواب کو انھیں دکھاؤ۔ پھر اُنکے چہرہ کے رنگ اور حرکت دل کا بھی اندازہ کر لینا۔ تم لکھتے ہو کہ جناب اعجاز الملۃ والدین سے مناظرہ کے لیے اہل سنت میں بہت لوگ موجود ہیں بشرم کردشرم جہلا کا دل بہلانے کے لیے شاید یہ اچھا ہو۔ مگر درحقیقت اولین وآخرین ملکر اس کتاب کا جواب نہیں دیسکتے۔ ورنہ تین سال سے نواصب کا شہر خموشاں آباد نہ ہوتا۔ اور شنو ضربتہ اعجازیہ اُن پر تازیانۂ عبرت ہے، اور پچاس[51] سوال قرض چلے آتے ہیں۔

تم مدیر النجم کو جو چاہو بناؤ۔ مگر مجتہدین شیعہ کا تذکرہ کیوں کرتے ہو۔ کیا مدیر النجم امام ہونیکے بعد مجتہد بھی ہو گئے ہیں کہ اُن کے مقابلہ کے لیے مجتہد شیعہ کو طلب کرتے ہو۔ حالانکہ تمہارے مذہب میں در اجتہاد بند ہو چکا۔ ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم پر اجتہاد کا خاتمہ ہو گیا۔ اب قیامت تک تم اپنے مذہب میں زیارت مجتہد سے محروم ہو۔ ورنہ حضرات علمائے فرنگی محل سے تصدیق کرادو کہ مدیر النجم فرقہ حنفیہ کے مجتہد ہیں جس روز تصدیق پیش کردوگے ہم اپنے مجتہدین کا تصدیق کردہ مناظر مجتہد پیش کردینگے۔ اگرچہ تمہاری اس شرط سے ظاہر ہے کہ تم فرار کا گوشہ ڈھونڈھ رہے ہو ورنہ ان حضرات کے تلامذہ امروہہ، رائے بریلی اور دیگر مقامات میں فیضیاب ہو چکے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ تمہارے حجۃ الاسلام فیصلہ کن مناظرہ کرسکتے ہیں کیونکہ وہ تازہ وارد النجم میں یہ تحریر کر چکے ہیں...... باوجود[52] کوشش اور تتبع ہم آجتک مذہب شیعہ اصل و اساس کے متعلق کوئی مستحکم فیصلہ نہ کرسکے...... اس عبارت کو پڑھکر غور کرو کہ جس نے ابھی تک ہمارے مذہب کی اصل و اساس بھی نہ سمجھی ہو وہ کیا خاک فیصلہ کن مناظرہ کریگا۔ اس تحریر کے بعد وہ تو گوشہ نشین ہو گئے۔ اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیے کہ وہ حاجی ہو کر شاہ جی

---

[51] پچاس سوال کی ایک ہی رہی ایسے پچاس ہزار سوالات تمہارے مجتہدین سے ہو سکتے ہیں کہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ تم وہابی ہو یا نہیں۔ ان ذاتی حملوں کو مذہب سے کیا واسطہ۔ ۱۲

[52] اول تو یہ عبارت جناب مدیر النجم کی نہیں ہے مضمون نگار کے خانہ میں نام بھی شاید نظر نہ آیا دوسرے یہ کہ یہ بات بالکل اسی رنگ میں ہے کہ قرآن شریف نے معبودان باطل کے بابت فرمایا قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ترجمہ اے نبی کہدیجے کہ کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسکو اللہ نہیں جانتا نہ آسمانوں میں اور زمین میں۔" تو کیا کوئی کافر یہ کہہ سکتا ہے کہ لیجئے خدا نے خود اپنے لا علم ہونیکا اقرار کرلیا ۱۲

ہوگئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ تم فیصلہ کن مناظرہ کیلئے کس کو پیش کروگے؟ اگر پھر بھی ہم عذر قطع کرتے ہیں کہ اگر وہ اب بھی جناب الحاج اعجاز الملۃ سے فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار ہیں تو چیلنج دو اور تاریخ و مقام مناظرہ شایع کرو اور اگر وہ اپنی تحریر مذکور کی بنا پر اس قابل نہیں ہیں تو تم "پیراں نمی پرند و مُریداں می پرانند" کے مصداق کیوں ہو۔ پس اگر تم نے ایک ہفتہ کے اندر چیلنج مناظرہ شایع نہ کیا تو تمہاری خاموشی یا فضول اشتہار بازی تمہاری شکست فاش در فاش بالائے فاش ثابت کریگی۔ اور اب ہم قبول چیلنج کے سوا کچھ جواب نہ دینگے۔

المشتہر حسن علیخاں لکھنوی صدر انجمن اصلاح المذاہب پاٹانالہ

اسکے جواب میں ۱۵ر اکتوبر کو ہماری طرف سے حسب ذیل جواب شایع ہوا

اہلسنت کا جواب نمبر ۳

شیعوں کے فیصلہ کن جواب کے چند لطیفے

شیعوں کیطرف سے عموماً اور اُنکے مدرسۃ الواعظین کیطرف سے خصوصاً دل آزار حرکات صادر ہوتی رہتی تھیں اور ہم اُنسے چشم پوشی کرتے تھے لیکن تابہ کے۔ چنانچہ حسب عادت ایک فرضی تحریر کا حیلہ کر کے طلاب مدرسۃ الواعظین کیطرف سے ایک اعلان عام شایع ہوا اور خواہ مخواہ امام اہل سنت حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم ادام اللہ بُرہانہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا اور جواب نہ ملنے پر شکست فاش کی لفظ لکھی گئی۔ ۳ دن تک شیعوں کے سمجھدار طبقہ کے تنبہ کا انتظار کرنے کے بعد ہماری طرف سے جواب دیا گیا اُنکے چیلنج کو بخوشی قبول کر کے لکھدیا گیا کہ شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد کو مناظرہ کے لئے آمادہ کر کے اُنھیں کیطرف سے اعلان شایع کرو۔ ہمارے اس جواب کا شایع ہونا تھا کہ کھلبلی پڑگئی۔ یہ تو ہو نہ سکا کہ ان مجتہدین کو مناظرہ کے لئے آمادہ کرتے البتہ چار دن کی تگ و دو اور متعدد کمیٹیوں کے بعد مدرسۃ الواعظین کے سکریٹری کی طرف سے اخبار حقیقت مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۱ء میں ایک مضمون نکلا جو اہل انصاف کے نزدیک عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ اسکے بعد کوئی حسن علیخاں صاحب ہیں جو اپنے کو کسی ایسی انجمن کا

صدر قرار دیتے ہیں جسنے تمام مذاہب کو بلا استثنا قابل اصلاح قرار دیکر سب کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہو
انکی طرف سے "فیصلہ کن جواب" کے نام سے ایک طولانی اشتہار نکلا جسمیں مصداق مثل مشہور "
"کھسیانی بلی کھمبا نوچے" امام اہلسنت حجۃ الاسلام حضرت مولانا صاحب مدیر النجم کی ذات پر
ناپاک حملے کیے گئے ہیں مگر اب انشاء اللہ انکی شان میں گستاخانہ اور غیر مہذب کلمات کا استعمال
بہت مشکل ہوجائیگا تاہم اس طولانی اشتہار کے متعلق حسب ذیل گذارش ہے:-

۱- فرماتے ہیں کہ طلاب مدرسۃ الواعظین کے افعال سے ہمیں بحث نہیں اسکے جوابدہ اراکین
مدرسۃ الواعظین ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے ذرا سے اعلان میں یہ نفسی نفسی پڑگئی۔ اچھا تو جب
آپکو اصل چیز سے بحث نہیں تو آپکو فضول و نامعقولات کیلئے کسنے مجبور کیا اور شاید اب کوئی
تیسرے صاحب اٹھیں اور وہ آپکے افعال سے بری الذمہ ہو کر نیا راگ گائیں دلی ہنوز ۔ ۲
فرماتے ہیں "مدیر النجم مناظرہ کیلئے آمادہ کیوں نہ ہوئے" اس بدحواسی کی کچھ حد ہے آپکے
ہر دو مجتہدین کو کس سے مناظرہ کیلئے کہا گیا یہ بھی آپکو خبر نہیں ۳ فرماتے ہیں "اصلاح شمس
در نجف، سہیل دیکھو" اجی حضرت انکی بہت سے نام زندوں اور مردوں کے آپنے چھوڑ رکھے
اخبار امامیہ لکھنؤ، المحکم لکھنؤ، شیعہ لکھنؤ، شیعہ لاہور، اثنا عشری دہلی، یہ سب کے سب النجم کا جواب دیتے تھے
چشم بصیرت ہوتی تو یہی بات کافی تھی کہ ایک النجم کے جواب کیلئے اتنے اخبار و رسائل معرض وجود
۴- امام اہلسنت دام ظلہ العالی کو غیر مقلد کہنا اور انکی ذات پر حملے کرنا خود اسکی دلیل ہے
کہ انکے دلائل کا کچھ جواب آپکے مجتہدین سے نہیں بنتا۔ لہذا گالیاں دیکر آپ لوگ اپنا دل ٹھنڈا
کرتے ہیں ۵- سنہ ۰۸ء میں جب سر جان ہیوٹ صاحب گورنر صوبہ متحدہ نے سنی شیعہ
کا کمیشن قائم کیا اور سانڈرس صاحب کمشنر کی کوٹھی پر اہلسنت کے علما اور رؤسائے شہر کا
جلسہ ہوا تو سب نے ملکر اہلسنت کیطرف سے بحیثیت عالم دین آپکے شمس العلماء مولوی ناصر حسین صاحب
کے مقابلہ کیلئے حجۃ الاسلام دام ظلہ العالی ہی کو منتخب کیا۔ پھر ہندوستان کے تقریباً ایک سو
نامور اور مقدس علمائے آپکے عبدالمجید والے جعلی اشتہار کی تکذیب کی اور حضرت مولانا صاحب
کی مدح فرمائی ہے جو بصورت اشتہار شائع ہو چکی۔ اچھا باہر والوں سے تو تم نے نام بنام
فتوے حاصل کیا اگر سچے ہو تو فرنگی محل سے اور علمائے لکھنؤ سے کوئی فتویٰ انکے خلاف حاصل کرتے

۵ - اپنے اعجاز الملۃ کو حضرت مولانا صاحب مدیر النجم کے مقابلہ میں پیش کرتے ہو شرم کرو شرم
تمہارے اعجاز الملۃ کی قابلیت و وسعت نظر کا ادنی نمونہ یہ ہے کہ اپنے رسالہ برہان المجادلہ میں
لکھتے ہیں کہ کنایہ مجاز کی قسم ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ تفسیر جلالین میں ہزاروں آیتیں درج نہیں
کی گئیں۔ ور آیت مباہلہ بھی پوری درج نہیں ہے۔ تنبیہ الناصبین کی لاجوابی کا راگ گاتے
ہو ذرا تو شرم کرو النجم میں کئی بار چھاپا گیا کہ اگر یہ خبر سچ ہے تو ایک نسخہ تنبیہ الناصبین
کا بھیجو۔ صدائے برنخاست ورنہ جس طرح برہان المجادلہ اتفاقاً مولانا حبیب الرحمان صاحب
اعظمی کو مل گئی اور انھوں نے قلمبرداشتہ جواب لکھ ڈالا جسکا نام دفع المجادلہ ہے اسی طرح
تنبیہ الناصبین کا رد بھی ہو گیا ہوتا۔ ۶ لکھتے ہیں کہ اعجاز الملۃ کی قدر و منزلت مولوی نجم الحسن
صاحب سے پوچھو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کی کسر رہ گئی) کی تحریر تقریظ میں پڑھو یہ
تو تجربہ دونوں سے معلوم ہے کہ جو شخص جسقدر فحاش ہو اسکی اتنی ہی قدر و منزلت
آپکے یہاں ہوتی ہے اصل مقصود اہلسنت کی دل آزاری ہے یہ مقصود جس سے حاصل ہو
اسکی قدر نہ ہو نا چہ معنی شخص مذکور نے ازواج مطہرات امہات المومنین کو کیسی بازاری گالیاں
دی ہیں۔ دیکھو رسالہ جواب اعجاز حسن۔ بہرحال جس وقت آپکے اعجاز الملۃ چیلنج دینگے اس وقت
معلوم ہو جائیگا کہ انکے گھر میں کتنے لوگ انکے مقابلہ کیلئے موجود ہیں جو ہر طرح علمی قابلیت
میں انکے بلکہ انکے اساتذہ سے فائق ہیں ہاں فحاشی میں شاید مقابلہ نہ کر سکیں۔ ۷ یہ لطیفہ
بھی خوب ہے حضرت مولانا صاحب مدیر النجم کو غیر مقلد بھی کہتے ہو اور پھر اسی اشتہار میں یہ
بھی لکھتے ہو کہ تمہارے مذہب میں در اجتہاد بند ہو چکا۔ ائمہ اربعہ پر اجتہاد ختم ہو گیا۔
غیر مقلدین کے نزدیک تو در اجتہاد بند نہیں ہوا۔ ۸ یہ عجیب منطق ہے کہ حضرت مولانا صاحب
مدیر النجم مجتہد نہیں ہیں لہذا انکے مقابلہ میں مجتہد نہیں آسکتے۔ کیا خوب کیا مرزا غلام احمد قادیانی
سے کوئی مناظرہ کو کہتا تو وہ کہہ سکتے تھے کہ میں نبی ہوں میرے مقابلے کیلئے نبی ہونا
چاہئے یا اب انکے خلیفہ مرزا محمود سے کوئی طالب مناظرہ ہو تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں خلیفہ نبی
ہوں اور تم خلیفہ نبی نہیں ہو تم سے میں مناظرہ نہ کرونگا۔ ۹ حضرت مولانا صاحب مدیر النجم
کی جیت دو مناظروں میں سے تمہیں شکست بیان کی [illegible] ۔ اسمیں انکی بدقسمتی

سے رسالے بریلی کا نام غلط ہے۔ وہاں کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ آٹھ بات ہے سنو لکھنؤ کے دو مناظرے پھر بمبئی کے بچوآل۔ بکریابان منٹگمری کے ان سب مناظروں میں حضرت مولانا صاحب مدیر النجم ہی کو شکست ہوئی ہے اور وہ بھی فاش در فاش بالائے فاش مگر لاؤ جب یہ ہے کہ جس کو پے در پے اتنی شکستیں ہو چکیں آج پھر اُسی سے مناظرہ کی خواہش ہے۔ "کچھ دال میں کالا ہے"

آخر میں گذارش ہے۔ کہ ان لایعنی اشتہارات اور غیر مہذب حرکات سے کوئی نتیجہ نہیں اگر اپنے مذہب کی صداقت کا دعویٰ ہے تو اپنے ہر دو مجتہد یعنی مولوی نجم الحسن صاحب یا مولوی ناصر حسین صاحب کو جس طرح بھی ہو سکے آمادہ کر کے اُنھیں کی طرف سے اعلان کراؤ مجتہدین سے زیادہ مذہب کی واقفیت کسی کو نہیں ہو سکتی لہٰذا فیصلہ کن مناظرہ اور لکھنؤ جیسے مرکز اجتہاد میں انھیں سے ہوگا مگر یاد رہے کہ تمام شیعہ ملکر اپنا زور ختم کر دیں۔ کوئی مجتہد صاحب مناظرہ کے لیے آمادہ نہ ہونگے کیونکہ انکو اپنے مذہب کی طاقت کا خوب اندازہ ہے تمہارے مجتہدین اپنے گھر میں بیٹھکر سُنیوں کا رد لکھنے کے لئے تو خوب دلیر ہیں مگر سامنے ایک حرف بھی نہیں کہہ سکتے۔ نوٹ اسکے جواب میں مجتہدین مذکورین کے سوا اور کسی کی تحریر شایع ہوئی تو ساری دُنیا کے نزدیک جس لقب سے یاد کی جائیگی، ہمیں کہنے کی حاجت نہیں۔

الراقم۔ عاشق علی۔ تاجر کلاہ۔ پاٹا نالہ۔ لکھنؤ

اسکے بعد یہ ہوا کہ انجمن تحفظ الملۃ نے عمائد شہر کا ایک جلسہ طلب کیا جس میں حضرات فرنگی محل بھی تھے اُن کے سامنے تمام واقعات رکھدیے گئے اور اخبار حقیقت مورخہ ۱۳ اکتوبر میں مدرسۃ الواعظین کے سکریٹری کیطرف سے ایک مضمون چھپا تھا جس میں اُنھوں نے اپنے طلبہ کی اس نامعقول حرکت پر لیپ پوت کی تھی سب کو سُنایا گیا۔

جلسہ نے بالاتفاق دو تجویزیں پاس کیں:

تجویز اول یہ کہ حکیم وزیر حسن صاحب اور حکیم شمس الدین صاحب مدرسۃ الواعظین میں جا کر

اس طولانی لفافہ کا مطالبہ کریں جسکی بنا پر طلاب مدرسہ نے اعلان شایع کیا ہے اور اسکو دیکھکر کوئی رائے قائم کریں اور سکریٹری صاحب سے کہیں کہ واقعی گروہ اہل سنت سے مصالحت چاہتے ہیں تو کھلے لفظوں میں معذرت شایع کریں اخبار حقیقت میں جو معذرت اُنکی چھپی ہے، وہ ناکافی ہے ۔

تجویز دوم ۔ یہ کہ حضرات فرنگی محل و دیگر علمائے شہر سے یہ جلسہ درخواست کرے کہ وہ اگر عبد المجید دہلوی والے اشتہار مطبوعہ الواعظ پریس سے متفق ہوں تو اور نہ متفق ہوں تو بہر صورت اپنی رائے کا اظہار جلد از جلد کر دیں ۔

تجویز اول کے موافق دونوں صاحبوں نے اس طولانی لفافہ کا مطالبہ کیا تو ایک کاغذ اُنکو دکھلایا گیا جسمیں لکھا تھا کہ میں بمبئی میں رہتا ہوں النجم دیکھا کرتا تھا چند روز سے لکھنؤ میں آیا ہوں مجھے معلوم ہوا کہ النجم کی باتوں کا جواب ہماری طرف سے نہیں ہوتا لہذا میرا تمام گھر سُنی ہونے کو تیار ہے اور میں خودکشی کرونگا لیکن خودکشی سے پہلے فلاں فلاں شیعہ مولویوں کو فنا کردونگا کہ وہ قوم کا پیسہ کھاتے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے ۔ کاتب کا نام ندارد ۔

دونوں صاحبوں نے کہا کہ اس خط کا لفافہ دکھلائیے جو ڈاک سے آیا ہے تو جواب ملا کہ لفافہ ضایع ہوگیا اسپر ان دونوں صاحبوں نے کہا کہ جب لفافہ نہیں ہے تو کسی گمنام خط کا وجود بھی کوئی تسلیم نہ کریگا ۔

اسکے بعد سکریٹری صاحب سے جلسہ کا پیغام بیان کیا گیا تو فوراً اُنھوں نے ایک طولانی عبارت لکھکر حکیم شمس الدین صاحب کو دی اور شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد نے جو وہاں موجود تھے کہا کہ اب ہمارے اور مولانا صاحب مدیر النجم کے درمیان میں یہ معاہدہ ہوجائے کہ اب نہ اُنکی طرف سے کوئی اشتہار نکلے اور نہ ہماری طرف سے ۔ حکیم شمس الدین صاحب نے وہ تحریر لاکر جناب مولانا صاحب کو دکھائی حضرت ممدوح نے اسمیں کچھ ترمیم پیش کی جسکو سکریٹری صاحب نے منظور کیا ۔ اور مجتہد صاحب کے پیغام کے جواب میں فرمایا کہ میں لکھنؤ کے تمام سنیوں کی ذمہ داری تو نہیں لے سکتا البتہ یہ وعدہ کرتا ہوں کہ سکریٹری مدرسۃ الواعظین کی معذرت شایع ہونے کے بعد اگر سنیوں کی طرف سے کوئی اشتہار نکلا

تو میں خود اسکو مسترد کر دونگا شیعوں کو اسکے جواب کی حاجت نہ ہوگی۔ مجتہد صاحب نے اسکو منظور
کیا اور ایسا ہی اقرار انھوں نے بھی کیا۔

مگر اسکے بعد سکریٹری مدرسۃ الواعظین نے بغیر اس ترمیم کے اپنی تحریر ۱۷ اکتوبر کو شایع
کر دی جو حسب ذیل ہے:-

سکریٹری مدرسۃ الواعظین کا معذرت نامہ

اعلان

اگرچہ اخبار حقیقت مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں ادارہ مدرسۃ الواعظین کی پالیسی کا اعلان
موجودہ اشتہاری مناظرہ کے متعلق وضاحت کے ساتھ کر چکا تھا۔ اور اپنی اس تحریر کو کافی
سمجھتا تھا مگر ہمارے شہر کے فاضل طبیب جناب حکیم وزیر حسن صاحب اور میرے دوست
جناب خواجہ شمس الدین صاحب میونسپل کمشنر کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ میری تحریر باوجود
وضاحت کے پھر بھی تفصیل طلب ہے۔ میں اپنے ان احباب کے اظہار خیال سے بیحد مسرور ہوا
اور مجھے یہ معلوم کر کے اور بھی مسرت ہوئی کہ بحمد اللہ ہماری جماعت اسلامی میں ایک ایسا
گروہ موجود ہے جسکا نصب العین اتحاد اسلامی اور اصلاح باہمی ہے۔ اگر ایسے ہی کچھ افراد اور
پیدا ہو جائیں جو اس طرح کی مفاہمت سے معاملات کو یکسو کر دیا کریں تو آج زمین اتحاد ہموار
ہو جائے اور نشیب و فراز نزاعات کا کوئی کھٹکا باقی نہ رہے جیسا کہ میں نے مضمون سابق
میں ظاہر کر دیا ہے اب بھی یہ کہنے پر تیار ہوں کہ حضرات طلاب مدرسۃ الواعظین کا یوں
دفعتہً برہم ہو کر مناظرہ کا چیلنج جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم کو دیدینا وہ بھی ایک
گمنام خط کی وجہ سے حضرات طلاب مذکور کے حلم کے منافی اور انکے لئے نازیبا تھا۔ ان کا
اعلان مناظرہ غیر ذمہ دارانہ حیثیت رکھتا تھا۔ میں ناظرین کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ
مجھے اس اشتہار کا علم صرف اسوقت ہو سکا جب اشتہارات مطبع سے نکل کر دیواروں پر آگئے
ایسی صورت میں تیر از کمان جستہ تھا اور میں کوئی کارروائی نہ کر سکتا تھا مگر یہی کہ میں حضرات
طلاب مدرسہ سے مطالبہ کروں انشاء اللہ انکو سمجھا دوں چنانچہ میں نے ایسا کیا اور یہی میرے پاس

اس امر کا آخری علاج تھا جو فضائے اسلامی کے متغیر ہو جانے کا بعد افسوس ہے مگر آئندہ کے لئے امید کرتا ہوں کہ ایسے طرز عمل کا اعادہ نہ ہوگا آجکل کی فضا کو دیکھتے ہوئے وقت کا تقاضا یہ ہے کہ اتحاد اسلامی کا رشتہ مضبوط کر دیا جائے اور منافرت باہمی اور اغلاق بوزی کا استیصال کرنے کی کوشش ہونا چاہئے لہذا ایسے وقت میں جبکہ کچھ ہستیاں اس کام کے لئے تیار نظر آتی ہیں یہ کیوں نہ عرض کروں کہ ایسے رسالے جو فضائے اتحاد کو خراب کرتے ہیں انکا طرز تحریر بدل دیا جائے[له] اور انکے رویہ میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کر دی جاوے کہ طرفین کو شکایت کا موقع نہ ملے اور یہ تمام کام ایسی کمیٹی کے ماتحت ہوں جو ان رسالوں کے طرز تحریر پر تنقیدی نگاہ ڈال کے فیصلہ کرے اور انجمن برخود میسندی کے زرین اصول پر کاربند ہو۔

خادم ملت مرزا عابد حسین

آنریری جنرل سکریٹری مدرسۃ الواعظین

تجویز دوم کا یہ نتیجہ ہوا کہ تمام علمائے شہر نے اپنی رائیں لکھ کر انجمن میں بغرض اشاعت بھیجدیں جو بصورت اشتہار شایع ہوگئیں وہ اشتہار یہ ہے:-

حضرات علمائے فرنگی محل و دیگر علمائے شہر کا اعلان

عبد المجید دہلوی والا مطبوعہ اشتہار جسمیں نہایت بے تمیزی سے امام اہلسنت حجۃ الاسلام عالیجناب حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد عبد الشکور صاحب فاروقی ایڈیٹر رسالہ "النجم" لکھنؤ کی شان میں وہابی وغیر مقلد وغیرہ الفاظ لکھے ہیں اور بار بار اسکو چھاپ کر اہلسنت کی دل آزاری کیجاتی ہے اسکے رد میں تقریبا ایک سو مشاہیر و مقدس علمائے ہندوستان کے فتوی شایع ہو چکے

له یہ وہ تجویز ہے جو سب سے پہلے کئی سال ہوئے النجم میں پیش کی گئی تھی لیکن کچھ ساعت نہ ہوئی اب بھی عملی صورت میں اسکا ظہور ہرگز نہ ہوگا کیونکہ شیعہ خوب جانتے ہیں کہ اگر گالی بکنے اور فحش لکھنے کا راستہ بند ہوگیا تو ان کے بہت سے رسائل و اخبار معدوم ہو جائیں گے۔ بخلاف اسکے النجم کے مضامین موجودہ حالت سے بھی زیادہ نرم کر دیے جائیں تو بھی ہمارا کام بہ خوبی چل سکتا ہے ۱۲

ہیں مگر اس وقت بحرالواعظ پریس و نور المطابع وغیرہ کا چھپا ہوا اشتہار مذکور شائع ہوا ہے جس سے لکھنؤ کے اہلسنت و جماعت میں سخت ہیجان ہے۔ یہ اشتہار مقامی علمائے کرام کی نظر سے گذرا جس کو ان حضرات نے واجب الرد خیال فرما کر اپنی آرائے مبارکہ امام اہلسنت حجۃ الاسلام حضرت مولانا صاحب ممدوح کے متعلق اپنے دستخط ثبت فرما کر بغرض اشاعت مرحمت فرمائیں جو درج ذیل ہیں۔

الراقم مشتاق احمد سکریٹری انجمن تحفظ ملت لکھنؤ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء

علمائے کرام کے دستخط اور انکی عبارتیں

حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب برحم مقلد اور مستند علمائے احناف میں سے ہیں (حضرت مولانا شاہ فقیر محمد قطب الدین[1] عبدالوالی عفا اللہ عنہ (فرنگی محل) (حضرت مولانا محمد عنایت اللہ[2] عفا اللہ عنہ (فرنگی محل) (حضرت مولانا) محمد ایوب[3] صاحب غفر لہ (نواسہ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی رح (حضرت مولانا محمد عبدالقادر[4] (مفتی فرنگی محل (حضرت مولانا ابوالطاہر ظہور[5] احمد کان اللہ لہ مدرس اول درجہ عربی و مفتی مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ (حضرت مولانا محمد شفیع[6] عفا اللہ انصاری (فرنگی محل) (حضرت مولانا ابوالسنا محمد عبدالرشید[7] غفر لہ صاحبزادہ شمس العلما حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مرحوم فرنگی محل (حضرت مولانا) ابوالفخر محمد ناصر[8] غفر لہ (صاحبزادہ حضرت مولانا محمد اسلم[9] صاحب (نبیرہ حضرت مولانا محمد نعیم قدس سرہ فرنگی محل (حضرت مولانا) ابوالقاسم محمد عتیق[10] الفرنجی محلی غفر لہ اللہ المجید الولی) فرزند شمس العلما حضرت مولانا عبدالحمید صاحب (فرنگی محل) (حضرت مولانا حکیم وزیر حسن[11] حضرت مولانا سید علی[12] زینبی (پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی) حضرت مولانا شاہ امام الدین[13] مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ (حضرت مولانا فتح اللہ آزاد

مولانا محمد عبدالشکور صاحب مقلد ہیں حنفی ہیں ہرگز وہابی نہیں ہیں انکے عالم متقی اور باعمل ہونے میں شک نہیں (حضرت مولانا شاہ فقیر وارث حسن[14] (چشتی قادری نقشبندی لکھنؤ۔ تکیہ شاہ پیر محمد رح)

حامداً و مصلیاً حضرت مولانا شاہ محمد عبدالشکور مدیر النجم فاروقی النسب حنفی المذہب مجددی نقشبندی المشرب ہمارے زمانہ کے محقق مقلد علماء احناف و مستند ارباب درس و افتا و ارشاد

میں سے ہیں اور فریضۂ دفاع عن السنہ و اعراض الصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ادا کرنیں فرد اور جملہ علمائے اہلسنت و جماعت کے وکیل اور اُنکے قلبی تشکر کے مستحق ہیں بارک اللہ فی حیاتہ و اعمالہ وجزاہ عنا و عن اسلافنا اوفی جزاء ھذہ انما اعتقد فی حضرتہ من اعمال روحی واللہ علی ما اقول وکیل وانا الراجی عفو ربہ ابو عامر (حضرت مولانا) عبد الحلیم الصدیقی تحریداً فی خامس جمادی الثانیۃ ۱۳۵۰ھ - ۱۶ - اکتوبر ۱۹۳۱ء جناب مولانا عبد الشکور صاحب ایک صالح و متقی وفاضل عالم اہلسنت و احناف ہیں اور اس عصر میں انکا وجود اللہ تعالی کیطرف سے مسلمانوں پر احسان عظیم ہے (حضرت مولانا) سید سلیمان ندوی - بلاشبہ فاضل اجل مستند العلماء مولانا عبد الشکور صاحب عالم صالح اور متقی ہیں آپ اہلسنت و جماعت کے رکن عظیم ہیں (حضرت مولانا) محمد عز الدین - پھلواروی ادیب دار العلوم ندوہ

واقعی میں تصدیق کرتا ہوں کہ جناب مولانا موصوف حنفی و اہلسنت و جماعت ہیں کوئی اسمیں شک و شبہہ نہیں ہے کہ اُنکی ہستی اسلامی دُنیا کیلئے نعمت خداوندی ہے (حضرت مولانا) شبلی (مفتی دار العلوم ندوہ۔) میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولانا عبد الشکور صاحب حنفی ہیں ہمارے زمانہ میں احناف کے مقتدا ہیں مسائل حنفیہ میں حنفی اُنکے طرف رجوع کرتے ہیں تعجب ہے اُنکو وہابی کہنا ہمنے آجتک نہیں سُنا کہ کسی نے اُنکو وہابی کہا ہو صرف آج سُنا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے یقیناً ممدوح حنفی ہیں۔ (حضرت مولانا سید) حیدر حسن (الشیخ الحدیث) دار العلوم ندوۃ العلماء)

میں مولانا عبد الشکور صاحب سے اچھی طرح واقف ہوں۔ مولانا حنفی عالم ہیں اہل سنت وجماعت سے ہیں وہابیت کے انتساب سے بالکل بری ہیں (حضرت مولانا) عبد الودود (مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء) مولانا عبد الشکور صاحب حنفی ہیں غیر مقلد نہیں ہیں وہابی کا لفظ اکثر لوگ توہین کے لئے استعمال کرتے ہیں (حضرت مولانا حکیم ڈاکٹر) سید عبد العلی (ناظم ندوہ

معذرت اور مفاہمت کے بعد کے واقعات

مفاہمت مذکورہ کے طے ہوجانے اور مدرسۃ الواعظین کے سکریٹری کی معذرت شایع ہوجانیکے بعد ۱۸ اکتوبر کو پھر شیعوں کیطرف سے حسب ذیل طولانی اشتہار نکالا گیا۔

امام اہلسنت انار اللہ برہانہ اور شیعہ مناظرہ سے حیلہ جوئی

ایک طول لاطائل اشتہار ہمارے سامنے ہے جسکے لفظ لفظ سے غصہ ٹپک رہا ہے جسکے دل آزار اور فساد انگیز جملے ناظرین پر مخفی نہیں شکایت کا پل باندھا گیا ہے۔ اُسپر چشم پوشی کا بھی احسان جتایا ہے خواہ یہ چشم پوشی کرم عمیم کا نتیجہ ہو یا لاجوابی کا ثمرہ بہرطور ہم شکر گذار ہیں۔ اور آئندہ لغزش قلم کی وجہ سے چشم پوشی کے اُمیدوار رہیں گے۔ اشتہار کے طولانی میدان کو دیکھکر ہمارا اشبدیز قلم سرپٹ دوڑنا چاہتا ہے مگر ہم بہ مصلحت اُسکی باگ روکتے ہیں اور مختصر تمہید کے بعد آگے بڑھتے ہیں در حقیقت جب ہم مذہبی مناظرہ کیلئے تیار ہیں تو ہمکو نہایت خلیق و حلیم و شیریں زبان ہونا چاہیے اور ہمکو ہر عالم کی خواہ وہ کسی مذہب کا ہو قدر لازم ہے۔ ہم امام اہلسنت کی شان میں ہرگز ایسی بات پسند نہیں کرتے جو موجب توہین ہو لیکن نقل قول یا ثبوت میں کوئی لفظ خلاف شان بمجبوری ہمارے قلم سے نکلے تو اُسکی معافی کے پیشگی سے خواستگار ہیں۔ اب ہم آپکے اشتہار کا سلسلہ وار جواب شروع کرتے ہیں۔

ہم نے یہ درخواست کی تھی کہ ہمکو مناظرہ کی دعوت دی جائے۔ پس اگر ہماری مہمانی گوارا نہیں ہے بلکہ فساد کا ارادہ ہے تو ہماری درخواست واپس۔ لفظ شکست فاش، تو بگڑنے کی چیز نہیں ہے کہ گرتا ہے شہسوار ہی میدان جنگ میں۔ آپنے ہمارے علماء کو چیلنج ضرور دیا ہے مگر اسکے ظاہر میں عوام فریبی اور باطن میں حیلہ جوئی ہے۔ بیشک جب نام میں یہ اثر ہے کہ اقلیم تشیع میں زلزلہ آجاتا ہے تو اشتہار سے ہلچل کیوں نہ پڑتی۔ لیکن قدرت کا کرشمہ یہ ہے کہ ایک اشارہ میں زلزلہ کا رُخ بدل گیا۔ بمقام امروہہ جبکہ شاگرد علامہ آپکے امام پر مناظرہ میں غالب رہا تو ہم اُنکے اساتذہ کو مغلوب کے مقابلہ پر کیسے آمادہ کرتے فیصلہ کن مناظرہ محال ہے ورنہ لکھنؤ کی شکست کو مثلاً کانپور والے ہرگز تسلیم نہ کرینگے۔ ہاں ساری دُنیا کے علمائے اہلسنت سے وکالت نامہ حاصل کرکے فیصلہ کن مناظرہ کا نام لیجئے۔ مگر امام موصوف پھر بھی ایسا مناظرہ نہیں کرسکتے کیا آنجناب نے النجم مجریہ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ میں خود اعتراف کیا ہے کہ ابھی تک باوجود سعی بلیغ وہ مذہب شیعہ کے اصل و اساس کے

متعلق کوئی حتمی فیصلہ نہیں دے سکتے ہیں۔ پس جبکہ اساس ہی اُنکی سمجھ میں نہیں آیا تو اب موصوف کو
ہم سے مناظرہ ہی ناممکن ہوگیا چہ جائیکہ فیصلہ کن مناظرہ۔ مگر ہم اُنکے مذہب کی راہیں خوب
دیکھ چکے ہیں۔ انجمن اصلاح المذاہب کی غایت آپ خوب سمجھے ہیں۔ صدر انجمن نے مکمل جوابات
دیئے ہیں جو مان لئے گئے ہیں۔ اسکا شکریہ۔ ہاں اب مقابلہ میں طویل القامت اشتہار نکلا ہے
اُسکے کاندھے پر چڑھی ہوئی کھسیانی بلی کھمبا نوچ رہی ہے۔ لطیفہ گوئی کے سوا اور کیا ہے
امام اہلسنت پر ہرگز حملہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ ثبوت دعوے کے موقع پر حوالہ دیا گیا ہے۔
و دل خارجہ کے متعلق ایک قانون بننے والا ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ حکومت کو درخواست
دیکر امام اہلسنت کے متعلق ایک قید اور بڑھا لی جائے پھر کیا مجال کسی کی جو کلمہ خلاف زبان
سے نکال سکے۔ عہ۱ کچھ بھی نفسا نفسی نہیں ہے کہ غرض ایک ہی ہے۔ دخل در معقولات کی ایک
وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے فاتح اقلیم النجم سلطان المناظرین اعجاز الملۃ والدین کے ذاتیات
پر جھوٹی خبروں پر بنا کر کے حملہ کیا گیا ہے۔ ذرا دل پر ہاتھ رکھئے اور انصاف کیجئے کہ جب
آپ کو اپنے امام کی توہین پسند نہیں تو ہم کو اپنے عالم دین کی تذلیل کیسے گوارا ہوگی عہ۲ بدحواسی
کی علامت یہ ہے کہ پیش کردہ مناظرہ سے منھ پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگے اور ذو مجتہد بھی
وہ تھا کہ جن کا شاگرد علام غالب آچکا ہے۔ عہ۳ چشم بصیرت کا نظریہ ہے کہ جب بار بار
رٹا ہوا آموختہ سنایا جائے گا تو سننے والے بکثرت ہو جائیں گے۔ یہی راز ہے کہ "النجم" کے
مقابلہ میں بہت سے رسالے آگئے۔ نیز کفر کے استیصال کیلئے بکثرت انبیا آئے۔ یہ ہیں معنی
وارد کے معنی عہ۴ علمائے اہلسنت کا فتویٰ سامنے تھا لہذا ہمارا دعویٰ بے دلیل نہیں ہے۔
اگر لفظ غیر مقلد گالی ہے تو اسکے واضع علمائے اہلسنت ہیں۔ خبردار ہوشیار اب یہ لفظ گالی
ہوگیا ہے لہذا امام اہلسنت کے لئے اسکو استعمال نہ کرنا۔ عہ۸ کا کمیشن کو مقابلہ ثابت کرنے
کے لئے اچھا آلہ تھا مگر حضور ناصر الملۃ دام ظلہ کے ساتھ خطاب شمس العلما بھی ہے کہ دینی اعزاز
کے ساتھ شاہی اعزاز بھی ہے۔ اب تو دیکھئے پلہ کدھر کا بھاری ہے۔ حافظ عبد المجید صاحب کا
اشتہار جعلی کیسے ہوسکتا ہے جس پر نامور علمائے احناف کے دستخط موجود ہیں اور اگر یہ جعلی ہے
تو آپکا اشتہار جعلی کیوں نہیں ہے۔ مانا کہ آپ کے امام کی علما نے مدح فرمائی ہے کہ یہ سب

امام صاحب کے ہم عقیدہ ہیں۔ مگر اس سے علمائے اہلسنت کا شرعی فتوی غلط نہ ہوگا کہ اُدھر بھی زور علم موجود ہے۔ اب بتائیے کہ آپ کے مخالفین آپکے اختلاف اور کفری کفری سے کچھ فائدہ اُٹھائینگے یا نہیں۔ مثالاً ملاحظہ ہو کہ بریلوی نے شیعوں کو کافر لکھا ہے۔ آپکے امام نے اُس فتوے کو ہمارے مقابلہ میں دھر گھسیٹا پھر خدا کی شان کہ ہمیں بھی اُسی کارخانۂ کفر سازی سے آپکے امام کیلئے فتوی حاصل ہو گیا جسے ہم کام میں لائے۔ اب بُرا ماننا فضول ہے۔ آئندہ تمہارے امام شیعوں کی تکفیر چھوڑ دیں ہم اُس فتوے کو آگ میں جلا دینگے۔ جبکہ ہمارے پاس علمای احناف کا شرعی فتوی موجود ہے تو ہمیں کیا پڑی ہے کہ ہم علمای فرنگی محل سے بھی فتوی حاصل کریں۔ ہاں اگر مجبور کروگے تو ہم بھی امام صاحب کے اُستاد جناب مولانا عبد الحکیم صاحب و مولوی عنایت اللہ صاحب وغیرہم سے بحلف شرعی پوچھینگے کہ آپنے امام صاحب کے متعلق زبانی کیا فرمایا تھا۔[۵] غلط ہے برہان المجادلہ میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ کنایہ مجاز کی قسم ہے تفصیلی جواب انشاءاللہ دفع المجادلہ کی رد میں آئیگا۔ خدا کرے وہ دس سوال بھی حل ہوگئے ہوں جو امام صاحب کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ انکے علاوہ چالیس سوال اور ہیں۔ کیا برہان[۲] مجادلہ میں تنبیہ الناصبین کا تذکرہ پیش نظر نہیں ہوا جو اگر بگر لگائی ہے۔ تجاہل عارفانہ یہی ہے۔ جواب نہ بن پڑنے کے سو بہانے۔ جبکہ تنبیہ الحائرین، آپکے امام صاحب نے دو دلی قیمت پر بھی نہیں دی تھی تو پھر تنبیہ الناصبین اُنھیں مُفت کیسے دیجاتی۔ اطلاع دیدی گئی تھی منگانا اُنکا فرض تھا۔

[۵۱] آپکی اعجاز الملۃ کی قابلیت کے دو نمونے پیش کیے گئے تھے ایک تفسیر جلالین کے متعلق اسکا کچھ جواب آپنے نہ دیا معلوم ہوا کہ آپکو غلطی تسلیم ہے اور دوسرے نمونہ کا جو جواب آپنے دیا وہ آپکی انتہائے دلیری کی بات ہے۔

[۵۲] برہان مجادلہ بھی حضرت مولانا صاحب نے نہیں ملاحظہ فرمائی وہ تو مولانا حبیب الرحمان صاحب اعظمی کو کسی طرح ملگئی اور اُسکا جواب بھی اُنھوں نے لکھا تنبیہ الحائرین کا ایک نسخہ حائری صاحب کو مُفت بذریعہ انجمن معین الاسلام لاہور بھیجکر اُنکی دستخطی رسید لیگئی پھر جونپور میں ایک مجمع عام میں ایک شیعہ نے کہا کہ مجھے تنبیہ الحائرین ملجائے تو میں اسکا جواب لکھدوں چنانچہ خود مولانا صاحب نے اپنے ہاتھ سے اُسی مجمع میں اس شیعہ کو ایک نسخہ عنایت فرمایا اب تو کئی سال سے دفتر النجم میں ایک نسخہ بھی تنبیہ الحائرین کا نہیں ہے دو کُنی کیا دس گُنی قیمت پر بھی نہیں مل سکتا۔ یہ شیوہ آپلوگوں کا خوب ہے کہ جسکا رد لکھیں اُسی سے چھپا کر سہیل بھی مدتوں سے پوشیدہ رکھا گیا بہزار مشکل النجم کے مبادلہ میں ملا ۱۲

اچھا تو پھر امام صاحب یہی باحلف کہدیں کہ ابھی تک اُنھوں نے تنبیہ الناصبین نہیں دیکھی۔ حلفِ امام شایع کرو اور کتاب ہم سے لو۔ عـ۶ مولانا اعجاز الملۃ والدین کی حقیقت آپ کسی سے دریافت نہ کریں، نہ ہم آپکے امام کے متعلق آپکے علمار کی صفائی معتبر سمجھیں۔ صرف "تنبیہ الناصبین" اور "ضربتہ اعجازیہ" تعارف کے لئے کافی ہے۔ فحاشی کا جواب اخبار شیعہ میں دیکھئے گا۔ حضرت مولانا اعجاز الملۃ آپکے امام کی مدت سے رد فرما رہے ہیں، اُنکو چیلنج دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہاں چیلنج قبول کرنے میں اُنکو عذر بھی نہ ہوگا۔ لکھنؤ میں جتنے لوگ اُنکے مقابلے کیلئے آمادہ ہیں بلکہ اُنکے سوا دیگر حضرات بھی جو آپکے عقیدہ سے متحد ہیں سب کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ سب ملکر اور امام صاحب کو شریک کرکے "تنبیہ الناصبین" کا جواب لکھیں۔ عـ۷ لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب کے دو جنبے ہیں۔ ایک عقیدہ کا جنبہ اُسکے لحاظ سے اُنکا وہابی نام ہے۔ دوسرا جنبہ عمل کا ہے جس میں دو گوشے ہیں بڑے گوشہ میں تقلید امام اعظم ہے اور چھوٹے گوشہ میں کچھ اور ہے۔ اسی گوشہ کو دیکھکر علمائے احناف نے امام صاحب کو وہابی غیر مقلد لکھا ہے۔ یہی نقل کیا گیا ہے لیکن خود امام صاحب اپنے کو حنفی لکھتے ہیں۔ لہذا عرض کیا گیا کہ آپکے یہاں باب اجتہاد بند ہے۔ غرض یہ تھی کہ اگر امام صاحب خالص حنفی ہونگے تو علمائے فرنگی محل اُنکو ہرگز مجتہد نہ لکھینگے تو ہمارا مدعا حاصل کہ وہ مجتہد شیعہ سے مناظرہ کرنے کے قابل نہیں ہیں اور اگر اُن کو مجتہد لکھدیا تو امام صاحب کا غیر مقلد ہونا ثابت۔ عـ۸ بالکل مشہور منطق ہے کہ مقلد کا مناظرہ مجتہد سے نہیں ہو سکتا۔ کہ مقلد تو زنجیر تقلید میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔ نیز مقلد اپنے مجتہد کا قول پیش کریگا لیکن مجتہد اُسے رد کر سکتا ہے بلکہ وہ اپنی تحقیق مدنظر رکھیگا۔ مقلد اپنے مجتہد کے سوا اور کسی کا قول تسلیم نہ کریگا۔ لہذا مجتہد سے مناظرہ مفید نہ ہوگا۔ اسلئے مجتہد کے لئے مجتہد کی شرط لگائی گئی ہے لیکن جبکہ امام صاحب کے نزدیک یہ شرط فضول ہے تو اُنکو کہاں سے حق حاصل ہو گیا کہ وہ مجتہدین کو چیلنج دیں۔ لہذا اُن کو ہر مناظر کے مقابلہ میں آنا چاہئے۔ غیر مجتہدین سے اُن کے مناظرے ہو بھی چکے ہیں جنمیں اُنکو شکست ہوئی ہے عـ۹ اشتہار میں یہ نہیں ہے کہ راسے بریلی میں مناظرہ ہوا تھا بلکہ اُس فتحیابی کیطرف اشارہ ہے جو عدالت میں امام صاحب کے مقابلہ میں حاصل ہوئی تھی۔ اچھا ہوا کہ آپنے امام صاحب کی

شکستوں کا اعتراف کرلیا ورنہ ہم امام صاحب سے صدر یا حکم مناظرہ کی توثیق کا مطالبہ کرتے۔ شکست پر شکست آپکے امام صاحب کھاتے ہیں مگر کبھی چیلنج دیتے رہتے ہیں یا مضامین دلخراش نکالا کرتے ہیں۔ نیز مناظرہ کے لئے ہم مجبور کئے گئے اس لئے شکست خوردہ کے مقابلہ میں آنا پڑا۔ بس یہی دال میں کالا ہے۔ ہم آخر میں گزارش کرتے ہیں کہ لایعنی باتیں چھوڑ دیجئے۔ اشتہار میں اشتعال انگیز چیزیں نہ لکھئے۔ اگر مناظرہ مقصود نہیں ہے تو خاموش ہو جائیے جبکہ آپکے امام صاحب چند مرتبہ شکست کھا چکے ۲۶ سنہ میں اشتہار بازی کرکے اپنا فرار شایع کرا چکے تو مناظرہ نہ کرنے سے اگر انکا فرار خدانخواستہ شایع ہوا تو کیا بگڑ جائیگا۔ معاف فرمائیے ہم اپنے مجتہدوں کو مجتہدوں کے مقابلے کیلئے مجبور کرسکتے ہیں۔ مقلد کے مقابلہ میں انکو پیش کرنا دہن ہے۔ ایک وجہ اوپر بیان ہوئی، مجتہدین کی طاقت کا اندازہ کوئی مقلد نہیں لگا سکتا ہے۔ مجتہدین اپنے شرلیکدوں میں بیٹھکر مذہب کی حمایت کرتے ہیں۔ اور مناظرہ کرنیوالے میدان میں نبرد آزما ہوتے ہیں تقسیم عمل اسی کا نام ہے جسپر تمدن موقوف ہے۔ فیصلکن مناظرہ امام صاحب کے امکان سے باہر ہے۔ وجہ اوپر مذکور ہوئی۔ اگر ہم یہ دعوی کریں تو ایک معنی سے بالکل ٹھیک ہے کہ ہم تمہارے مذہب کی اصل و فرع اور عقائد کو حتمی طور سے سمجھ چکے ہیں۔ لہذا انکو چیلنج و حیلہ بہانہ نکرو۔ مفسدہ پردازی اور اشتعال آمیز اشتہار شایع نہ کرو۔ انسانی شرافت کو مدنظر رکھو۔ حکومت سے اذن تحریری حاصل کرکے مناظرہ کا انتظام کرو۔ شرائط طے کرکے طرفین کی رضامندی سے حکم تجویز فرماکر مناظرہ امن کیساتھ شروع کردو۔ بھاری بھاری لفظ لکھکر مرعوب نہ بناؤ کہ شیران بیشہ ہیجا مرعوب نہیں ہوسکتے۔ تو ہمارا جواب حاضر ہے اسکا نرمی سے جواب دوگے ہم شکرگذار ہونگے سختی عمل میں لاؤگے تو ہم اسوقت مصلحت کو ہاتھ سے نہ دینگے مگر اتنا یاد رہے کہ تمہاری درشتیوں کی کسر ہم رسالوں اور اخبارات کے ذریعہ سے نکال لینگے۔

المشتہر سید حسین بہا سکریٹری انجمن [illegible] حسینیہ قدیم پاٹا نالہ لکھنؤ و سید محمد عرف بنو صاحب سکریٹری انجمن سجادیہ کیسرہ بوتراخان لکھنؤ

اس اشتہار پر مقامی روزنامہ اخبار حقیقت نے بھی ایک نوٹ دیا جو بعینہ حقیقت مجریہ ۲۰ر اکتوبر صفحہ ۴ کالم ۴ سے درج کیا جاتا ہے۔

"پھر ایک اشتہار چھپا۔ افسوس ہے کہ ذمہ دار سُنیوں اور شیعوں میں مصالحت ہو جانے اور جناب مرزا عابد حسین خانصاحب سکریٹری مدرسۃ الواعظین کے اعلان کی اشاعت ہو جانے کے بعد بھی کل ایک بڑا پوسٹر پاٹانالہ کے سید حسین بہادر صاحب کیطرف سے شایع ہوا ہے جس سے مزید اشتہار بازی کا احتمال ہے۔ ہماری رائے میں غیر ذمہ دار اصحاب کیطرف سے جو اشتہارات شایع ہوں اُنکا جواب خاموشی ہے اور یہی اس فتنہ کو ختم کرنیکی صورت ہے۔ ہم جناب الحاج مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی مدیر "النجم" کے متبعین سے اپیل کرتے ہیں کہ وہی خاموشی اختیار کریں تاکہ شہر کے سنیوں اور شیعوں کے درمیان جو لوگ فتنہ انگیزی کرکے نفاق پیدا کر رہے ہیں انھیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہو سکے"

نقض عہد اور ایفائے وعدہ کے لحاظ حکیم شمس الدین صاحب اشتہار مذکورۂ بالا کو لیکر مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد کے پاس پہونچے۔ مجتہد صاحب نے اس اشتہار کو دیکھکر اپنی قوم کی بدعہدی پر افسوس کیا اور حکیم صاحب موصوف سے فرمایا کہ سُنیوں کے اشتہارات میں ہم لوگوں پر ذاتی حملے نہیں ہیں لیکن شیعوں کے اشتہارات میں ذاتی حملے کئے گئے ہیں اسکے بعد مجتہد صاحب کیطرف سے حسب ذیل تحریر شایع ہوئی۔

مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد کی معذرت

اعلان

میری جانب سے جو اعلان ۱۷ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کو شایع ہوا اسکی اشاعت سے قبل یہ امر قرار پایا تھا کہ اعلان کی اشاعت کے بعد شیعوں یا سُنیوں کیطرف سے کوئی اشتہار شایع نہوگا اور موجودہ اشتہار بازی کا سلسلہ دونوں فریق کی جانب سے بند کرنے کی کوشش کیجائیگی اور اگر کسی فرقہ کی جانب سے کوئی اشتہار شایع ہوگا اس فرقہ کے علما اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرینگے۔ لیکن ایک اشتہار اسکے بعد سکریٹری صاحب انجمن مقبول حسینیہ پاٹانالہ و سکریٹری

صاحب انجمن سجادیہ کٹرہ ابوتراب خاں کیطرف سے شایع ہوا ہے جسکی اطلاع شمس العلما مولانا نجم الحسن صاحب قبلہ کو ہوئی اور انھوں نے حسب قرارداد باہمی مندرجہ ذیل تحریر مرحمت فرمائی جو انکی ہدایت کے بموجب بغرض اطلاع عام شایع کیجاتی ہے۔

مرزا عابد حسین

۱۸- اکتوبر ۱۹۳۱ء جنرل سکریٹری مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

نقل تحریر

یہ اشتہار جو اسوقت مجھے دیا گیا ہے اور جس کی سرخی یہ ہے "امام اہلسنت از راہ تدبر آئی اور شیعہ مناظرہ سے حیلہ جوئی" یہ بھی بغیر میری اطلاع کے شایع ہوا ہے جسے دیکھ کر مجھے افسوس ہوا۔ یہ امر طے ہوچکا تھا کہ مرزا عابد حسین صاحب سکریٹری مدرسۃ الواعظین کے اعلان کے بعد طرفین سے اشتہار بند ہوجائیں اسلیے میں اشتہار مذکور کو پسند نہیں کرتا حضرات شیعہ کو چاہیے کہ معاہدہ کی پابندی کریں اور اس قسم کی کارروائی سے اجتناب کریں اور مجھے امید ہے کہ حضرات اہلسنت اشتہار مذکور کالعدم قرار دیکر اس کا جواب نہ دینگے

نجم الحسن عفی عنہ بقلمہ

اس معذرت کے شایع کرنے میں قصداً یا بلا قصد دیر کیگئی اور چند گھنٹے میں اہلسنت کیطرف سے اسکا جواب شایع ہوگیا جو حسب ذیل ہے۔

اہلسنت کا جواب نمبر۲

شیعہ مجتہدین کی طاقت کا خاتمہ

اہل لکھنؤ آج سے چند روز پیشتر جس عافیت اور سکون کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ افسوس ہے کہ وہ حضرات شیعہ کی نہ معلوم کن مضطربانہ جذبات کے تحرک سے ختم ہوگئی۔ سب سے پہلے لکھنؤ کی پرامن فضا میں جس چیز نے تکدر پیدا کیا وہ ایک "اعلان عام" تھا جو مدرسۃ الواعظین کے طلبا کی جانب سے شایع ہوا تھا جس کے لفظ لفظ اور حرف حرف سے

کسی پر استبداد و عناد کی نہ ختم ہونیوالی مساعی مسلسل نظر آرہی تھیں، میں نہیں کہہ سکتا کہ سوادِ اعظم
کے دل کو اس اشتہار نے کسقدر صدمہ پہونچایا کیونکہ اس اشتہار میں مسلمانانِ ہند کے مسلم الکل
پیشوا الحجۃ الاسلام امام العلما حضرت علامہ مدیر النجم کی شان عالی میں سوائے گستاخانہ کلمات،
اور تہذیب سوز الفاظ کے اور کچھ نہ تھا۔ لیکن جمعیۃ تحفظ ملت کے سکریٹری صاحب نے اس طرف
عنانِ توجہ منعطف فرمائی، وہ ہوا ایک بیک ہبار منثورا ہو گئی۔ سکریٹری صاحب نے اُسکے جواب
میں جلی حرفوں سے لکھدیا تھا کہ "اب مناظرہ فیصلہ کن ہی ہوگا لہذا شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب
مجتہد یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد کو میدان میں لاؤ اور اُنکا چیلنج دستخطی ہمارے پاس
بھیجو ہم تیار ہیں" لیکن اسکے بعد ہی معلوم ہو گیا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں اور
کھانے کے اور ہم اب تک مدرسۃ الواعظین کے چیلنج؛ اور اُسکے جوابات، اخبار حقیقت کے
مضامین، مدرسۃ الواعظین کے جنرل سکریٹری مرزا عابد حسین صاحب کے گول اور مجمل معذرت نامے،
سکریٹری صاحب جمعیۃ تحفظ ملت کے جواب کو ایک غیر جانبدار اور نیوٹرل کی حیثیت سے
دیکھتے رہے۔ مگر شیعوں کے مذہبی سیاسی کارکن، اور اُنکی ہر قومی و ملّی تحریک کرتا دھرتا
شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد نے اسکو اس خوش اسلوبی سے ٹالنا چاہا، اور اپنے
مدرسہ کے طلبا کے غیر ذمہ دارانہ اور ناعاقبت اندیشانہ اشتعال انگیزیوں کو دودھ اور
زہر میں ملا کر اپنی قوم اور سادہ لوح سُنیوں کو پلانا چاہا ہی تھا کہ افسوس آج میری آنکھوں نے
لکھنؤ کے در و دیوار پر ایک لمبا چوڑا اشتہار بعنوان "امام اہلسنت نار اللہ برہانہ اور شیعہ مناظرہ
سے حیلہ جوئی" دیکھا، میں تاب ضبط نہ لا کر ع ضبط کروں میں کب تک آہ + چل مری خامے بسم اللہ
پڑھکر شبدیز قلم سنبھالنے پر مجبور ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب شیعوں کے ائمہ نے اسبات کا فیصلہ
کر دیا ہے کہ شیعوں میں نہ امانت ہے نہ صدق ہے نہ وفا بلکہ بنصیب دشمناں یہ تمام اوصاف
سُنیوں ہی میں پائے جاتے ہیں (اصول کافی) پھر اس فرقہ کے لوگوں سے ہمارے نولائٹ
بھائی کیونکر پابندی عہد کی توقع رکھتے ہیں۔ سکریٹری صاحب مدرسۃ الواعظین ظاہر ہے کہ
ایک مذہبی اور دینی درسگاہ کے رکن ہیں۔ وہ اپنے اعلان مورخہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء میں
صاف صاف لکھ چکے ہیں "حضرات طلاب مدرسۃ الواعظین کا یوں دفعتًا برہم ہو کر مناظرہ

کا چیلنج جناب مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم کو دیدینا وہ بھی ایک گمنام خط کی وجہ سے حضرات
طلاب مذکورہ کے کلام کے منافی اور انکے لئے نازیبا تھا۔ انکا اعلان مناظرہ غیر ذمہ دارانہ
حیثیت رکھتا تھا۔ پھر انکی خدائی فوجداروں یعنی سکریٹری انجمن مقبول عیشیہ قدیم اور سکریٹری
انجمن سجادیہ کو کیا ایسی ضرورت لاحق ہو گئی کہ ایک بازاری الفاظ سے پُر تمسخر و استہزا کا
پوٹ اور مغلوبانہ جھنجھلاہٹ کا پلندہ نکال ہی دیں اور اپنے ایک مذہبی ادارہ کی ایک ذمہ دار
موقر ہستی کی بات خاک میں ملادیں اور خلاف معاہدہ حرکت کرکے ثابت کردیں کہ عہد ولی
کو شیعوں اور اس دور آخر کی متاع گرانمایہ کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں اور انکے ارتباط باہمی میں
کوئی فرق نہیں ہے اور اپنی تحریر کے ذریعہ سے اس بات کو منظر عام پر لادیں کہ شیعہ بہت
بدحواس ہو گئے ہیں ان کی بدحواسی کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ اس اشتہار میں کئی جگہ
لکھا ہے کہ "فیصلہ کن مناظرہ محال ہے" تو پھر مدرسۃ الواعظین کے طلبا نے فیصلہ کن مناظرہ
کی خواہش کیوں کی اور جب اہلسنت کی طرف سے فیصلہ کن مناظرہ کی نہایت آسان
سی صورت پیش کی گئی کہ اپنے قبلہ وکعبہ شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد یا شمس العلما
مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد کو میدان میں لاؤ تو اب خود ہی اسکو محال محال کہکر ٹال رہے ہو
یہ انتہائی بدحواسی کا مظاہرہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اس اشتہار کے چند جملے لائق دید اور قابل
شنید ہیں (۱) فرماتے ہیں لفظ شکست فاش تو بچوں کے کھیل کی چیز نہیں کہ گرتا ہے شہسوار ہی میدان
جنگ میں۔ بجا ارشاد ہے۔ ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ آپکے ہر دو قبلہ اور کعبہ یعنی شہسواروں
میں ہیں جو اس میدان مناظرہ میں گرتے ہوئے نظر آرہے ہیں (۲) کہتے ہیں بیشک جب نام
میں (علامہ مدیر النجم کے) یہ اثر ہے کہ اقلیم تشیع میں زلزلہ آجاتا ہے تو اشتہاروں کی اچھل کیوں نہ پڑتی"
دنیا نے دیکھ لیا کیا یہ اچھل نہیں ہے کہ خلاف معاہدہ اشتہار بھی نکالے جاسکتے ہیں دوسری
طرف سکریٹری صاحب مدرسۃ الواعظین کی ایک معذرت بھی شائع ہوئی اور آپکا اخبار رضاکار
فریقین سے اشتہار بازی بند کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آخر میں حکومت کو توجہ دلانے
کی دھمکی دیتا ہے (۳) ارشاد ہے کہ مناظرہ کا ذکر کرتے ہو بچو جوش ذرا اپنے مناظر سے تو
پوچھو کہ اسوقت کیا مصیبت طاری ہوئی تھی جسکے اثرات ابتک انکے دماغ پر پوری طرح مستولی ہیں۔

(۴) لکھتے ہیں کہ حضور ناصر الملۃ دام ظلہ کیسا خطاب شمس العلما بھی ہے کہ دینی اعزاز کے ساتھ شاہی اعزاز بھی ہے اب تو دیکھئے پلہ کدھر کا بھاری ہے" اچھا تو حضور ناصر الملۃ دام ظلہ کے والد بزرگوار بھی شمس العلماء تھے اور اعزاز شاہی بھی رکھتے تھے اب بتاؤ کہ دونوں میں پلہ کس کا بھاری ہے (۵) لکھتے ہیں کہ "آپ تمہارے امام شیعوں کی تکفیر چھوڑ دیں" اچھا صاحب ہم چھوڑے دیتے ہیں مگر آپ کو پہلے قرآن پر ایمان ثابت کرنا ہوگا اور امام مظلوم سیدنا حسین ابن علی کے خون ناحق کا بدنما داغ اپنے دامن سے دھو دیجئے جس کی آج تک تعمیل پڑی ہوئی ہے" (۶) لکھتے ہیں کہ ہاں اگر مجبور کرینگے تو ہم امام صاحب کے استاد مولانا عبد الحکیم صاحب اور مولوی عنایت اللہ صاحب "وغیرہ" سے بحالت شرعی پوچھیں گے کہ آپ نے امام صاحب کے متعلق زبانی کیا فرمایا تھا "پوچھا جائیگا تو بعد میں مگر پہلے قرآن کا اثبات ہونا تو ثابت کیجئے (۷) لکھتے ہیں کہ "مشہور منطق ہے کہ مقلد کا مناظرہ مجتہد سے نہیں ہو سکتا" خوب معلوم نہیں یہ مشہور منطق کب ایجاد ہوئی آج سے تو پہلے برابر مجتہد اور امام مقابل ہو کر مناظرے ہوتے چلے آئے ہیں یہ ایک تاریخی امر ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا اگر کرو گے تو اصول کافی ہی سے واقعات کا انبار لگا دیا جائیگا "امام صاحب کو ..... کہاں سے حق حاصل ہو گیا کہ وہ مجتہدین کو چیلنج دیں" آنکھیں چار کرو اور سنو حق اس وجہ سے حاصل ہے کہ انہوں نے تمہارے خود ساختہ مجتہدین کے ہاتھ سے قلم رکھوا دیا ہے (۸) لکھتے ہیں کہ "یہ اس کامیابی کی طرف اشارہ ہے جو عدالت میں امام صاحب کے مقابلہ میں حاصل ہوئی تھی" کیا کامیابی اسی کا نام ہے کہ عدالت عالیہ تمہارے خلاف فیصلہ دینے پر مجبور ہو گئی اور تعزیہ کی تعظیم قانون میں [illegible] اسکے بعد میں آخر میں شمس العلما جناب مولوی نجم الحسن صاحب قبلہ اور شمس العلما جناب مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد سے عرض کرتا ہوں کہ خدارا میدان میں نکلئے کہ ہمنے امام کو پیش کر دیا ہے اور آپکے عقائد کی بنا پر امام کا مرتبہ مجتہد سے کہیں بالاتر ہے تو اس بے نتیجہ جھگڑے سے نکلو بلکہ تمام ہندوستان کے شیعہ سنی آبادی کو نجات دلا دیجئے اور اگر آپنے کوئی حیلہ حوالہ کیا تو یقین جانئے کہ دنیا مذہب شیعہ اور اسکے ارکان کو باطل سمجھنے پر مجبور ہو جائیگی ورنہ بستہ لو اٹھیں کا سارا بھرم کھل جائیگا۔

المشتہر حافظ وصی احمد محلہ نیا گاؤں لکھنؤ

یہ اشتہار اس قدر جلد شایع ہوا، لوگوں کو سخت حیرت تھی کہ کس وقت لکھا گیا اور کس وقت چھاپا گیا۔

اس اشتہار کے شایع ہوتے ہی مجتہد صاحب کیطرف سے تقاضا کیا گیا کہ حضرت مولانا صاحب بھی ویسی ہی تحریر لکھدیں جیسی کہ مجتہد صاحب نے لکھی حضرت ممدوح نے اسکے لئے قلم ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ شیعوں کیطرف سے ایک اور اشتہار جسمیں شروع سے آخر تک سوائے بیہودہ سب و شتم کے کچھ نہیں ہے شایع ہوا جو حسب ذیل ہے :۔

اشتہار شیعہ نمبر ۵

غلط فہمی کا ازالہ

ہمیں خبر ملی ہے کہ بعض برادران اسلام کو یہ خیال دلایا گیا ہے کہ اس اشتہار بازی کا تعلق شیعہ سنی سے ہے جس سے اتحاد اسلامی میں ٹھیس لگ جانیکا قوی اندیشہ ہے۔ لہذا ہم اس غلط فہمی کا دفعیہ کرنا چاہتے ہیں اور حضرات اہلسنت کو اطمینان دلاتے ہیں کہ ہمیں رشتۂ اتحاد کو قطع کرنا ہرگز منظور نہیں ہے۔ اگر ہمارے اشتہارات کے کسی لفظ سے یہ احتمال پیدا ہو گیا تو اس خیال کو دل سے نکالدیں اور کسی فتنہ پرداز و مفسد کے دھوکے میں ہرگز نہ آئیں۔

ہمارا روئے سخن تمام تر اُس کالی دنیا کیطرف متوجہ ہے جو (۱) محرب تیمورا کا برین و قتال مسلین کا مداح ہے (۲) اور مولوی اسمٰعیل مصنف کتاب تقویۃ الایمان کا ہم عقیدہ ہے (۳) جو حنفیوں میں حنفی اور وہابیوں میں وہابی (۴) جس کی وہابیت پر حنفیوں نے کتابیں تصنیف کیں اشتہارات شایع کئے (۵) جس کو بمبئی میں مبلغ وہابیہ کا خوبصورت خطاب ملا (۶) جس نے ہمارے ائمہ طاہرین کی توہین کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی (۷) جس کے عقیدہ میں کلمہ گویان اسلام مشرک (۸) جو شیعہ و سنی اتحاد کا پکا دشمن (۹) جو مناظرہ موضع اوجھاری ضلع مرادآباد میں بمقابلہ علمائے احناف اپنے اکابر کا اسلام ثابت نہ کر سکا اور بیک بینی و دو گوش وہاں سے فرار کیا (۱۰) جس کو ریاست نانپارہ میں امامت نماز عید سے معزول کیا

گیا اور اس عہدے کیلئے دوسرے بزرگ منتخب کئے گئے اُنھوں نے اسی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جس سے ابن بابی کا عقیدہ بالکل واضح ہے (۱) جس کو علمائے احناف نے شرعی فتوے فسق وکفر کے دیئے جن کی رد بعض فرضی اور بعض ہم مشرب لوگوں نے کی جو عقائد اسماعیل کے یقینی معتقد ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ لوگ عقائد اسماعیلیہ سے برارت کا اعلان کریں، اسکے بعد فتویٰ دیں تاکہ مسموع ہوسکے ورنہ چور کی برارت میں رہزن کی گواہی ہرگز معتبر نہیں (۲) جس نے مناظرۂ امروہہ کے بعد اشتہا بازی کے موقع پر علمائے فرنگی محل سے اپنے عالم دین ہونے کی سند طلب کی۔ مگر باوجود سعی بلیغ حاصل نہ ہوسکی۔ لیکن اب علمیت میں نہ معلوم کیا اضافہ ہوگیا ہے کہ سند ملنے کی اُمید پائی جاتی ہے۔[۱]

بہرحال ہم اس شخص سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں جس کی مذکورۂ بالا علامتیں ہیں، اور ہر علامت کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے۔ اور مناظرہ بھی اُن مسائل میں مطلوب ہے کہ جن سے اہل اسلام کے جذبات پامال نہوں[۲]۔

اشتہار ممبران انجمن پنجتنی جھوائی ٹولہ لکھنؤ

اس اشتہار میں جسقدر توہین و دل آزاری ہے ظاہر ہے وکلا کی قانونی رائے یہ تھی کہ اسپر دعویٰ کر دیا جائے لیکن حضرت مولانا صاحب نے اسکو پسند نہ کیا۔ یہ اشتہار فوراً مجتہد صاحب کیخدمت میں بھیجا گیا، اب دوسری معذرت سے لکھیئے اور جیسا کہ آپ زبانی کہہ چکے ہیں اُسپر بھی افسوس کا اظہار کیجیئے کہ شیعوں کے اشتہارات میں کسقدر ناروا حملے ذاتیات پر کئے گئے ہیں۔ مجتہد صاحب نے اسکو سنکر فرمایا کہ اب معذرت لکھنے کا کوئی نتیجہ نہیں اب ایک خاص جلسہ کرکے اشتہار بازی کا انسداد کیا جائیگا چنانچہ یہ مفاہمت کالعدم ہوگئی اور حسب ذیل اشتہار طرفین ہوئے۔

---

[۱] جھوٹ بولنا شیعہ مذہب میں ایسا فرض ہے کہ کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ نہ اسوقت کوئی سند فرنگی محل سے طلب کیگئی نہ اُسوقت کیا اس جھوٹ پر دُنیا میں تھہین لعنت نہیں ہوئی ۱۲

[۲] اہل اسلام کے جذبات کا لحاظ تو بہت ہے مگر آخری اشتہار میں جو تبرّا بازی کی ہے وہ اس کی گواہ ہے ۱۲

اہلسنت کا اشتہار نمبر ۶

کھلی چٹھی

بنام شمس العلما مولوی نجم الحسن صاحب مجتہد و متولی مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

چند برس سے لکھنؤ کی سُنی و شیعہ آبادی جس طرح ترساکیف و انتشار میں مبتلا ہے یقین ہے کہ جناب کو بھی اسکا احساس ہوگا، نیز جناب کو یہ بھی یاد ہوگا کہ لکھنؤ کی خاموش اور پُر امن فضا میں کون سا چیز اختلال انگیز و ہیجان کا باعث ہوئی؟ اور کیا وہ امر تھا جس نے اسقدر اشتعال افروزی کی؟ آپ کو یاد ہوگا کہ ۵ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کو ایک "اعلان عام" آپ کے مدرسۃ الواعظین کے طلبا کی طرف سے منظر عام پر آیا جس کی اشاعت کی وجہ ایک گمنام، فرضی اور بے حقیقت غیر قابل اعتنا تحریر کو بتایا گیا ہے۔ اس اشتہار میں لکھا گیا؟ اس کو ایک سنی کے قلب سے پوچھئے، کتنی غیظ و غضب کی لہریں تھیں جو جگر سے اٹھیں اور دماغ کے ساحل سے ٹکرائیں، کتنے وہ نشتر تھے جو چبھے اور دل کے پار ہوگئے۔ ہمارا یہ ارتعاش محض اس بنا پر تھا کہ ہمارے اور ہماری ساری جماعت کے مسلم رہنما، امام العلما حضرت صاحب العظمۃ الراسخۃ والجلالۃ الباسقۃ علامۃ الزمان مولانا الحاج الشاہ محمد عبد الشکور صاحب مد ظلہم لازالت شموسہ بازغۃ کو جس مکروہ و دلشکن نا شائستہ عبارت میں طلاب مدرسۃ الواعظین نے فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت دی ہے اور آخر میں ان ناقابل فراموش نوجوان طالبعلموں نے یہاں تک لکھ دیا کہ "اگر مدیر صاحب نے اسکا جواب دیا تو انکی شکست فاش متصور ہوگی" آپ خود ہی انصاف فرمائیں کہ پہل کرنے کی، خاموش آگ میں کس نے تیل ڈالا؟ فتنۂ خوابیدہ کو کس نے جگایا؟ اگر میں یہ کہوں تو شاید بیجا نہ ہوگا، "کہ آپ نے اپنے متعلمین کی جماعت آپکی نمائندہ اور سرگروہ جماعت ہے، یہ دعوت مناظرہ اس جماعت کی ترجمان تھی، اور ان الفاظ میں کہاں تک بجا و درست تھی، اسکا اعتراف خود آپکے مدرسہ کے جنرل سکریٹری مرزا عابد حسین صاحب کو ہے، ہوسکتا تھا کہ اس چیلنج کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دیجاتی اور ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا جاتا مگر پبلک کے خلجان مٹانے کی خاطر جمعیۃ تحفظ ملت کے سکریٹری صاحب نے اُسکے چیلنج کو قبول کیا لیکن ایک شرط کے ساتھ وہ یہ کہ حیثیت کا لحاظ

فرمالیا جائے" بھلا آپ خود غور فرمائیں کہ حضرت حجۃ الاسلام علامہ مدیر النجم مدظلہ العالی کے مقابلہ
میں مولوی اعجاز حسن صاحب کو پیش کرنا بالکل بیجا ہی ہے جیسے ایک جاہل ان پڑھ سنی آپکو
یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد کو خم ٹھونک کے میدان میں بلائے اور اعلان دیدے
کہ اگر ان دونوں نے مجھ سے مناظرہ نہ کیا تو اُن کی شکست ہوگی، ہمیں معاف کیجئے۔ ہم آپکے
اعجاز الملۃ کو اس سے زیادہ وقعت نہیں دیتے، اسی بنا پر سکریٹری صاحب تحفظ ملۃ نے اعلان
عام کے جواب میں لکھدیا کہ حضرت مدیر النجم مدظلہ کی شخصیت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ یا
یا شمس العلما مولوی ناصر حسین صاحب کو پیش کیجئے۔ فرمائیے اسمیں ہم نے کیا انکو گالی دیدی کوئی
دشنام طرازی سے کام لیا گیا جس کے سننے سے مسامع اصم ہو جاتے ہیں اور ایک متین سنجیدہ
شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ آپکی قوم گلیروں کا مجموعہ، آپکی جماعت لفنگوں کی ٹولی، آپکا جرگہ اخلاق
کا مجرم، آپکا جتھہ سوسائٹی کے نظام کو درہم و برہم کرنیوالا ہے۔ ہم لکھنؤ کی تمام سانس لینے والی
ہستیوں سے عرض کر دینگے کہ ایسے افراد سے دور بھاگیں جنسے ہوا بچکر نکلتی ہے۔ جس کے
نزدیک شریفوں کی عزت اُتار لینا، جن کے مذہب میں تبرّا بازی، گالی گلوج، لعنت طرازی،
سب نوازی داخل عبادت ہو، چنانچہ آپ ہی کے رسالہ الواعظ کے ایک اقتباس میں ہے
چنانکہ لعنت کرنا ہمارا فریضہ منصوص من اللہ ہے۔ لیکن شاید جناب کے ذہن سے امام جعفر صادقؑ کی
وہ حدیث اُتر گئی جسمیں امام صاحب فرماتے ہیں "اے سلیمان اگر اپنے دین کو ظاہر کروگے تو
ذلیل و رسوا ہوگے اور اگر دین کو چھپاؤگے تو عزت پاؤگے" اسکے ماسوا ہم نہایت ادب آپ کو
بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ میں بھی زبان ہے ہم میں بھی صاحب قلم لوگ موجود ہیں۔ ہم
ہر بات کا جواب اُسی رنگ میں ترکی بترکی یہانتک کہ گالی کا جواب گالی سے دے سکتے ہیں۔ خدا کی
قسم قصر تشیع میں زلزلہ آجائیگا، جگر پھٹ جائینگے۔ ہمیں بھی معلوم ہے کہ داماد رسول، فاطمۃ البتول
کو دیوث کس نے کہا، ائمہ کو کس نے قتل کیا، امام صادق کو بڈھے کولسٹ کا کس نے خطاب دیا،
حسین مظلوم برادر اکبر حسنؑ مسموم کو ذلیل کنندۂ مومنان کہکر کس نے پکارا۔ یہ نہ سمجھئے کہ ہم ناواقف
ہیں ہمارے یہاں بھی مذہب شیعہ کی کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ ہم بھی یہ سب باتیں بحوالہ صفحہ و سطر لکھ سکتے
تھے مگر شرافت دامن پکڑتی ہے، اخلاق منہ دباتا ہے، لیکن ملحوظ رہے کہ جام بھر کے چھلک جاتے ہیں

اگر ہماری پبلک بھی شخصی اور ذاتی اعتراضات پر اتر آئی تو یقین جانیے ساری دُنیا عواقب و انجام کی ذمہ داری آپ پر اور آپکی قوم کے سر تھوپے گی، ذرا شب کی تنہائیوں کی خاموش ساعتوں میں جھککر سوچئے تو "امام اہلسنت انار اللہ برہانہ اور شیعہ مناظرہ سے جبلہ جوئی" والے اشتہار میں جو نازیبا اور خلاف تہذیب جملے ہمارے امام اہلسنت کی شان اقدس میں استعمال کیے گئے ہیں روح تھرا جائیگی، بدن میں رعشہ پڑ جائیگا، کیا کسی شریف اور باوضع آدمی کا طرز تحریر یہی ہوتا ہے؟ کیا مذہبی نمائندوں کی یہی شان ہوتی ہے۔ یہ تو کیفیت تھا ۱۹ اکتوبر والا اشتہار "غلط فہمی کا ازالہ" میں کس مکر و تلبیس سے ناواقف سنیوں کو بھکانیکی تدبیر کیگئی ہے اور کس طرح دل سوس سوس کر گالیاں دیگئی ہیں مجتہد صاحب! ہمیں معاف کیجیے، حضرت مدیر النجم اور جمعیۃ تحفظ الملت نے اسکو صبر و سکوت سے دیکھا اور ٹالدیا لیکن ہم اس قسم کے دل آزار و غلط دبے بنیاد افترا و جھوٹ سے لبریز اشتہاروں اور اعلانوں کو ہرگز انگیز نہیں کرسکتے۔ اسلئے آپ سے بصد ادب ہم درخواست کرتے ہیں کہ اگر دُنیا میں آن قلم کی کوئی وقعت ہے اور طلاب رسالۃ العظمیٰ مشتہرین اشتہارات کے چیلنج کی آپکے نزدیک کچھ بھی حیثیت ہے تو بسم اللہ میدان میں تشریف لائیے ایک شیر اپنے کچھار سے باہر نکلنے کیلئے تیار ہے۔ فیصلہ کن مناظرہ ہوجانے کے بعد روز روز کی تو تو میں میں سے نجات ملے مجتہدین کا بھی لکھنؤ مرکز ہے۔ حضرت امام اہلسنت مدیر النجم مدظلہ بھی یہیں تشریف رکھتے ہیں لہذا جلد سے جلد اپنی منظوری مناظرہ کا اعلان دیکر شرائط مناظرہ طے فرمائیے اور اگر فیصلہ کن مناظرہ منظور نہیں تو آپ باطمینان اپنے شرکاء کو اس موقت سمجھ سکتے ہیں جب آپ مذہب شیعہ کے جھوٹے ہونیکا اقرار فرماکر اس قسم کی رکیک اتہامی مذہبی ہرزہ سرائیوں سے باز رہیے اور شمس العلماء مولوی سبط حسن صاحب اور اپنے سنیے قبلہ ایکی ازالۃ صاحب کو سمجھا دیجیے اور کہدیجیے کہ اب کبھی تقریر و تحریر میں کسی مناظرہ کا نام نہ لیں ورنہ ذاتی رہیے اب ہمارا کا رُخ دوسرا ہے جو قدم اُٹھا ہے نتائج پر نظر ڈال کر اُٹھایا ہے۔

المستدعــــــــــــــــــــین

خیرات علی (کنٹرکٹر) عبد الحی (ٹھیکیدار) صغر علیخان (تاجر کرانہ) نظام الدین (تاجر کرانہ)

حافظ محمد کامل (تاجر کرانہ) محلہ صحبت باغ لکھنؤ

شیعوں کا اشتہار نمبر ۶

اتمام الحجۃ

کھلی چٹھی

بنام مدیر "النجم"

منافرت جو فضا شہر میں پیدا کر دی گئی ہے اسکو فریقین کے سنجیدہ اور متین اشخاص نہایت بدتر اور اتحاد اسلامی کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی جذبہ کے ماتحت کیوں نہ ہو لغو اور بے نتیجہ ہے۔ آپکے مریدوں کا بار بار ہمارے مجتہدین عظام کو مخاطب کرنا درانحالیکہ ان کو ان چیزوں سے کوئی علاقہ نہیں فتنہ انگیزی کے حدود میں آتا ہے لیکن آپ غور کریں تو آپ کو خود محسوس ہو جائیگا کہ جن مجتہدین عظام کو دعوت مناظرہ آپ کی طرف سے دی جا رہی ہے وہ ایک حد تک غلط اور نامناسب ہے۔

جب آپ حضرت اعجاز الملۃ کو قابل مناظرہ "جاہل" سمجھکے نہیں سمجھتے اور ان کی قومیت کو معدوم سمجھتے ہیں تو آپ ہی غور فرمائیں کہ ان مجتہدین شیعہ کے مقابل آپ کیونکر سمجھے جا سکتے ہیں جن کے دامن کفر و زندقہ کے فتوے سے داغدار نہیں۔ آپ وہ ہیں کہ جن پر آپکے ہی مذہب کے متعدد علماء نے وہابیت، کفر اور زندقہ کا فتوی دیا ہے۔ جیسا کہ حافظ عبدالمجید صاحب لوہی کے اشتہار سے واضح ہے۔ مانا کہ چند ہستیاں اہلسنت میں بھی شمار کرتی ہیں مگر اس سے اس بات کا حتم تو نہیں کیا جا سکتا کہ آپ واقعی سنی مسلمان ہیں کم از کم اتنا تو ثابت ہے کہ آپکا مذہب آپ ہی کے علماء کے نزدیک مشکوک ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کافر، زندیق اور وہابی ہیں اور بعض کے نزدیک مسلمان۔ لہذا ایسی صورت میں تو آپکا حریف اس موجودہ فتوی کو صحیح نہیں سمجھ سکتا۔ جبتک کہ گذشتہ فتووں کے مفتی اپنے زندقہ و کفر کے فتووں کی تردید نہ کر دیں یا کم از کم آپکو مسلمان ماننے والے علماء، ان علماء کو جو آپ کو "کافر" اور "وہابی غیر مقلد" کہہ چکے ہیں، کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج نہ ثابت کریں۔

ایسی صورت میں آپ کو ہمارے مجتہدین کا مخاطب کرنا نازیبا ہے کیونکہ ہم تو آپ ہی

کے بقول کفویت ڈھونڈھتے ہیں اور وہ آپ ہی گم ہے۔

کئی برس پہلے جب آپ سے کہا جاتا تھا کہ علمائے فرنگی محل سے اپنے امام اہلسنت ہونیکا فتوی حاصل کیجئے تو آپ اس کوشش میں ناکامیاب ہے سکتے، اسوقت جب حضرت مولانا عبدالباری انار اللہ مرقدہ زندہ نہیں تب آپ یہ فتوی حاصل کر سکے، کچھ دال میں کالا ضرور ہے" کیا "رسالہ قیام الدین" کی عبارت کا مفہوم اور ان فتاوی کا مفہوم متحد ہے، ایسا تو نہیں پھر ان فتووں سے کیا وقعت آپکی بڑھیگی۔

فضائے بلا دیبی جبن پور وغیرہ میں جو مناظرے آپ اور علمائے اہلسنت ہوئے تو کیا یہ دونوں فریق مذہب اہل سنت رکھتے تھے اور متحد الاعتقاد تھے اگر ایسا تھا تو مناظرہ کی ضرورت اور اگر ایسا نہ تھا تو ان میں سے کون وہابی تھا اور کون سُنی۔ اسکے متعلق وہ بڑے پوسٹر جو عنقریب وہاں کے حضرات لانیوالے ہیں اور لکھنؤ میں شایع کرنیوالے ہیں آپکا بھرم کھولدینگے۔

اب اگر آپ حقیقتاً مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ مناظرہ کیجئے ہم حق کو بھی آپکے مقابلے میں پیش کریں اور عذرات غیر مقبول کو علیحدہ کریں، اور اگر آپ حضرت حجاز الملۃ سے نہیں کرتے، وہ کسی وجہ سے سہی، تو آپ اپنے مذہب کا کوئی دوسرا نمائندہ میدان مناظرہ میں بھیجیں تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے کیونکہ ہمارے مجتہدین تو ایسی ذات کے مقابلہ میں نہیں آ سکتے جسمیں باتفاق علمائے اہلسنت کفر و اسلام (بقول مخالف) کا اجماع ہے کیونکہ معلوم ہے کہ جو خط خط مستقیم و منحنی سے مرکب ہوتا ہے وہ منحنی ہی ہوتا ہے۔

وہ کلمات غیر مہذب جو ائمہ علیہم السلام کیلئے آپکے مریدوں نے صرف کئے ہیں اُن گستاخانہ باتوں کا جواب بھی معرکہ مناظرہ میں ملجائیگا اور آپ دیکھ لینگے کہ اسد اللّٰہیون کے سامنے ثعلبی گروہ اور بوترابیوں کے آگے یہ کبھی گروہ مجمع بشر اسطرح گریزاں ہوگا۔

آپکے ہر ہر لفظ کے جواب کی ہمیں ضرورت نہیں ورنہ آپکی کتابیں گواہی دینگی کہ رسول کو "ہذیان گو" کس نے کہا، خلیفہ ثالث کو کس کس صحابی نے قتل کیا، "نعثل" کا لقب کس کو اور کسنے دیا، خلیفہ اول کو بے ایمان و منافق کس خلیفہ نے کہا خلیفہ دوم کو جھوٹا فریبی مکار کس خلیفہ نے کہا

حضرت عبدالرحمن بن عوف کو کس نے منافق کہا، رسولؐ کے قتل کی سازش میں کون کون منافقین شریک تھے، قرآن کو کس نے جلایا، کس نے اسکو پھاڑا، کس نے اس پر تیر مارے اور کس نے اسکو پیشاب سے لکھوایا ہم بھی جانتے ہیں کہ رسول نے، دوازدہ خلفا نے، صحابہ نے کن کن لوگوں پر لعنتیں کیں اور کیونکر تبرا بازی انکا شعار رہا ہے نہیں معلوم ہے کہ کس نے اپنی سگی بیٹی کا ازالہ بکر کیا اور کس نے اسکو زنا زادہ کہا۔ خدا کی قسم سینے کلیجے شق ہو جائینگے، زمین دہل جائیگی، زلزلہ آجائیگا اور فضائے ارض باوجود وسعت کم پر تنگ ہو جائیگی، اور بنی عباس کا زمانہ تاریخ کے ورق دہرائیگا، اور سفاح کی جنبش دست و اشارہ ابرو کا منظر پھر سامنے آجائیگا۔ قرآن پر ایمان ہے تو "کم من فئة قليلة غلبت" کا مفہوم پیش نظر رکھنا، یہ احد و خیبر کی سیفی لڑائیاں نہیں یہ قلمی جہاد ہے، جہاں زمین ہموار ہے اور کوئی پہاڑ نہیں۔ ہم اس کھلی چٹھی کو مولانا قطب الدین عبد الوالی کے نام نامی سے شائع کر سکتے تھے جیسا کہ ہمارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے مگر اسکو ہم خلاف انسانیت سمجھتے ہیں مگر مولانا موصوف سے اتنی عرض ضرور ہے کہ کیا انکے مجمل نوائے حنفیت سے ہم مدیر النجم کو نمائندۂ مذہب اہل سنت سمجھیں اور کیا انکی شکست جمیع علما اور تمامی مذہب اہلسنت کی شکست سمجھی جائیگی حالانکہ اب تک ہم انکو وہابی ہی سمجھتے تھے (کیونکہ علمائے اہلسنت کا فتویٰ تھا)

رضا حسین ساکن نخاس، شہنشاہ مرزا ساکن کٹرہ گروان، سید محمد یوسف ساکن پل غلام حسین، سید علی خان ساکن حسین آباد

اہلسنت کا جواب سن کے

دنیائے تشیع میں واویلا

انتظار اور شدید انتظار کے بعد ابھی ابھی اس امر انجیل کی عقدہ کشائی کی رسم ادا ہوئی جس کے سننے کیلئے ہماری جماعت کے کان مدت سے بیقرار تھے یعنی پھر متفقہ قوت کے ساتھ مگر غیر مربوط اور دل آزار عبارت میں ایک اشتہار لکھنؤ کی گلی کوچوں میں تقسیم کیا گیا لیکن خدا کی قسم افسوس ہے ہمیں اس بدحواسی پر خیال ہے اس جہل عظیم کا جس نے قصر تشیع میں سنسنی پیدا کردی سارا شیعہ پریس لرز گیا مجتہدین کرام کے "شہر بغداد دل" میں آگ لگ گئی۔ جہلاء عوام

کیا علماء اور خواص سبھی تو ایک زلف مسلسل کے گرفتار نظر آتے ہیں بسر سیمگی تو اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ بیچارے کو سرخی تک مل سکی حالانکہ تمام مجتہدین کرام کی آرا شامل حال تھیں مدیران حیرانی میں بیٹھے ہوئے تھے مگر کیا ہاتھوں کے طوطے اڑے ہوئے زبان قابو سے باہر دماغ منتشر پہلے تو عربی میں لکھنا شروع کیا گیا مگر دو ہی لفظ کے بعد قلم میں لرزش پیدا ہوئی اور "شدید زلزلہ" میدان اردو کی طرف لپکا، بیچارے کی آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا اور اسی بیداری و خواب کی حالت میں ہمارا اشتہار "کھلی چھٹی" بنام شمس العلماء مولوی نجم الحسن صاحب، نظروں کے سامنے آیا قلم سمجھا گوہر بے بہا پایا چھٹ سے دھر گھسیٹا "کھلی چھٹی بنام مدیر النجم" ہمارے تعجب اور حیرت کی کوئی انتہا نہیں آپ ہی غور کریں کیا "کھلی چھٹی" کا جواب "کھلی چھٹی" ہی ہونا چاہیے۔ آپ لوگ کچھ کہیں (کہیں) مگر ہم یہ سمجھے ہوئے تھے کہ اب شمس العلماء مولوی نجم الحسن صاحب اپنی منظوری مناظرہ اور تعین وقت و مقام سے ہمیں اطلاع دینگے اور حق و باطل کا فیصلہ ہوگا دنیا کہتی ہے اور لکھنؤ والوں نے دیکھ لیا کہ کھسیانی بلی کھمبا کس طرح نوچتی ہے۔ یوں تو یہ اشتہار $\frac{18}{22}$ کے چار صفحوں پر ہے مگر سطحی نظر سے ہمیں چند باتیں قابل ذکر نظر آتی ہیں سب سے زیادہ عنصر اور جزو اعظم اس لایعنی رٹے ہوئے سبق کا اعادہ ہے کہ فلاں فلاں لوگوں نے حضرت امام اہلسنت حجۃ الاسلام علامہ مدیر النجم انار اللہ نجومہ ساطعۃ کو غیر مقلد وہابی کہا ان سے یا تو اپنی تصدیق کرائیے یا ان پہ کفر کا فتوی دیجیے۔ چہ خوش! عقل کے ناخن لیجیے، ہوش کی دوا کیجیے۔ سب سے پہلا اشتہار دیکھے جس میں آپ کے مدرسۃ الواعظین والوں نے لکھا ہے "کاتب نامہ جو غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اپنے عالم دین مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم کو آمادہ کرسکے ہمیں فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت دے اور بذریعہ اشتہار اعلان کرے" ذرا اس بیہوشی اور حیلہ جوئی کو دیکھیے خود ہی غیر مقلدوں کے امام عالم دین مدیر النجم کو مناظرہ کا چیلنج دے رہے ہیں اور پھر جب حضرت ضیغم شریعت امام اہلسنت کی طرف سے منظوری کا اعلان ہوگیا تو اب یہ جان چرانا نہیں تو پھر کیا ہے سنیے حضرت! کفر ہمارے یہاں بہت گراں بہا چیز ہے ہماری عادت نہیں کہ کفر بکفر کی گرداں گردانیں یہ چیز آپ ہی کے ہم مذہب و ہم مشرب لوگوں کو مبارک ہے بلا زبان نہ کھلوائیے ناوسیہ جعفریہ بنانیہ افطحیہ زیدیہ باقریہ موسویہ وغیرہ کے فتاوی نقل کرانے کی زحمت نہ دیجیے۔ اثنا عشری اصولی و اخباری آغا خانی بوہروں کو جانے دیجیے ذرا اور نزدیک آئیے اپنی خانگی اختلافات پر نظر ڈالیے کیا آپ کے خود ساختہ مجتہدین و واعظین کو سب لوگ

ایک ہی تامل پر اٹھاتے ہیں ہیں عرض کروں سرفراز کے کالم دیکھئے مدرسہ ناظمیہ کے قضیہ پر نظر ثانی کیجئے
لہذا بابِ تکفیر کو نہ باز کیجئے اسکا وا ہونا آپکے حق میں سم قاتل ہے دوسری بات اس اشتہار میں جو نمایاں
طور پر نظر آئی وہ وہی ہے جو اس فرقہ کا اصول مذہبی ہے یعنی تبرا بازی فریب جھوٹ افترا،
بہتان سب وشتم گالی گلوج، اندھیر ہے، دُنیا جانتی ہے، سارا لکھنؤ گواہ ہے، ذرہ ذرہ شاہد ہے
فضائے انبساط وابتہاج کو کس نے پراگندہ کیا آپنے یا ہمنے؟ سچ بتائیے یہ جذبۂ حرص و آز
سے مجبور ہو کر اعلان ہمنے شائع کیا تھا کہ آپنے؟ اور پھر امام اہلسنت حضرت علامہ مدیر النجم
کو جی بھر کر آپنے گالیاں دیں یا کسی اور نے؟ تقاضا اور ضرورت کو مد نظر رکھکر اس اشتہار کے
چند اقتباسات اور دلچسپ مگر نہایت مضحکہ خیز جملے ملاحظہ کیجئے اور انکا جواب پڑھیئے۔ فرماتے
ہیں ہمارے مجتہدین عظام کو مخاطب کرنا درانحالیکہ انکو ان چیزوں سے کوئی علاقہ نہیں فتنہ انگیزی کے
حدود میں آتا ہے "خوب ارشاد فرمایا! کیوں جناب آپ کس کے مقتدا اور امام کو سینہ پر ہاتھ
رکھ رکھ کے کوسیئے اور چیلنج دیجئے مگر مقابلہ کیلئے آپکے مجتہدین کو بلانا فتنہ انگیزی ہے۔ سمجھ میں
نہیں آتا کہ آپکے مجتہدین ہیں کس مرض کی دوا کیا بھائی جبریل کے نام رقعہ لکھدینا یا مجلس کو
رُلا دینا یا مظلوموں پر دست تظلم کے دراز کرنیکا فتوی دینا اور خود ہی دُنیا کو اپنی مظلومیت
کی اُلٹی داستان سُنانا ہی بس انکا کام ہے "کفویت اور عدم کفویت کی بحث میں وہابی غیر مقلد
کافر زندیق کہہ کر طبیعت خوش فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "ایسی صورت میں آپکو ہمارے مجتہدین کا
مخاطب کرنا نازیبا ہے کیونکہ ہمتو آپ ہی کے بقول کفویت ڈھونڈھتے ہیں اور وہ آپ میں گم ہے"
خوب پھنسے شکار میں مجھے اجازت دیجائے میں تمام سنیوں سے پوچھونگا کہ اب تک جن شیعہ علما
و مجتہدین نے حضرت مدیر النجم سے مناظرہ کیا وہ کافر وہابی زندیق تھے سوچئے کفویت تو جبھی ثابت
ہو گی جب آپ علامۂ حائری مولوی سبط حسن مرزا احمد علی ملا محمد باقر مولوی محمد سجاد مولوی ناصر حسین
صاحبان کو کافر زندیق وہابی تسلیم کیجئے ورنہ برابری اور کفویت کس طرح ہو گی اعجاز حسن صاحب
کے مقابلہ کیلئے اصرار مزید کرتے ہوئے آپنے حضرت امام اہلسنت سے درخواست کی ہے
کہ کوئی اپنے مذہب کا دوسرا نمائندہ میدان مناظرہ میں بھیجیں تاکہ حق وباطل کا فیصلہ ہو جائے
فیصلہ کن مناظرہ بھی چاہتے ہو اور پھر اعجاز حسن کو پیش کرتے ہو یہ ناممکن ہے فیصلہ کن مناظرہ تو کفویت

ہوسکتا ہی جب آپ کے یہ خودساختہ مجتہدین کرام پردے سے باہر تشریف لادیں رہا نمائندہ پیش کرنا تو الحمدللہ یہاں اسکی کمی نہیں ہی ہم ادنیٰ سے ادنیٰ مولوی پر بھی بھروسہ کرتے ہیں ور اپنی نمائندگی کی تحریر دیدینگے مگر پہلے آپ تو اپنے سنیئے قبلہ کی متفقہ نمائندگی کے متعلق مجتہدان لکھنؤ سے تحریر دلوادیں اس امر کے مکمل ہوجانے کے بعد شرائط مناظرہ طے فرمائیے انشاء اللہ پھر آپ دیکھ لیں گے کہ مصطفویوں کے سامنے سبائی گروہ سیدنا حسن مسموم کا مصلے کھینچ کر ذلیل کنندہ مومنان و یا مسود وجوہ المومنین کے نعرے لگاتا ہوا بھاگتا نظر آئیگا، ائمہ کی شان میں گستاخانہ کلمات اعلیحضرت مدیر النجم مدظلہ کے مریدوں نے نہیں استعمال کئے بلکہ یہ آپکے بانیان مذہب اور سبائیہ میٹی کے ممبروں کی کرامات ہیں رسول کو ہذیان گو کس نے کہا یہ تو ہمیں معلوم نہیں مگر قیاس کہتا ہی کہ جن لوگوں نے امام جعفر صادق کو اما جعفر ففی قلبی علیہ لعنۃ کہا تھا انہی نے یہ بھی کہا ہوگا حضرات خلفائے ثلثہ اور قرآن وغیرہ کے متعلق جو اپنے نہایت دل آزار تہمت تراشی ہے، اُسکا جواب ہماری رائے میں آپ اپنی مذہبی کتابوں ہی میں ملاحظہ کیجئے معلوم ہوجائیگا کہ متہم کون ہی اور فاعل کون ہے مگر دیکھئے احتجاج والی روایت جسمیں قرآن کے متعلق لکھا ہے کہ اُس سے کفر کے ستون قائم ہوتے ہیں ور اسمیں مکروہ اور قابل نفرت عبارات درج ہیں، بھول نہ جائیگا تم کہتے ہو کلیجے شق ہوجائینگے ذرا دیکھو ذراتِ عالم کیا کہہ رہے ہیں، تم کہتے ہو زمین وہابیت میں زلزلہ آجائیگا" کیا قصر تشیع متزلزل نہیں ہوگیا" تم کہتے ہو فضائے ارض تنگ ہوجائیگی" کیا اب بھی کسی دوسری منظر کا انتظار ہے، بنو عباس کے زمانہ کی بہت آرزو ہی، یہ آرزو نہ کیجئے بچپنے کی آرزو ہے، تلوار سے کھیلنا اچھا نہیں فاطمیوں کا خون بہے گا، دسترخوان خون کے رنگوں سے رنگین ہوجائینگے، گو تم میں کا ہر بچہ تاتاری فوج کا سپاہی ہی مگر یاد رکھو، سیف دم بریدہ بلا ہے حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کے نام کھلی چھٹی بھیجنے میں آپکو انسانیت کیوں مانع ہوئی جبکہ آپ ہمارے اور انکے بزرگ حضرت مولانا عبدالباری صاحب انار اللہ مرقدہ کا مضحکہ اڑا چکے ہیں لیکن یاد رکھئے مولانا موصوف کی حمایت مذہب کی رگ باوجود سیاسی اتحاد کے اتنی مُردہ نہیں ہے، اب آخر میں ہم پھر تمام مجتہدین کرام سے پُر زور درخواست کرتے ہیں کہ خدارا لکھنؤ کی پبلک پر رحم کیجئے اور سلسلہ اشتہار بازی کو موقوف کرکے ان قضیہ نامرضیہ

کو جلد سے جلد فیصل فرما دیجئے آپ ہی کے ایک اشارۂ چشم و ابرو پر ان تہ سلجھنے والے معاملات کا دار و مدار ہے واضح رہے آئندہ سے اشتہارات سے ہم قطعاً بے نیاز ہو کر صرف آپکی منظوری مناظرہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں۔

المشتہرین۔ عبدالمالک (رئیس) حافظ فیاض احمد (تاجر کرانہ)
عاشق علی (تاجر کلاہ) محمد اعظم میلاد خوان ساکنان پاٹا نالہ۔ لکھنؤ

شیعونکا اشتہار نمبر ۸

زمین ناصبیت میں ہلچل

اتحاد بین المسلمین کی جتنی کوشش ہماری طرف سے ہوئی اُسکے لئے اخبار حقیقت وغیرہ گواہ ہیں مگر مولوی شیخ عبدالشکور صاحب کیطرف سے اپنے خاص مصالح کی بنا پر ہم عہد شکنیوں نے ہماری اتحادی کوششوں کو ناکام کر دیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہماری مقابل جماعت نے وہ طرز اختیار کیا ہے جسے ارباب تہذیب کبھی پسند نہیں کرتے۔ پاٹے نالے کے کرانہ فروشوں کی آڑ میں کاغذ کو سیاہ کرنیوالے بزرگ شاید اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ دُنیا اندھی ہے اور آٹے دال والے مریدوں اور کلاہ فروش صاحب کیطرح سارے زمانہ کو سوچنے سمجھنے سے تعلق نہیں رہا" دُنیا سے تشیع مٹ جائیگا" والا اشتہار ہمارے سامنے ہے۔ آپ شوق سے کوسنے جی بھر کے بُرا کہئے "اپنے اکابر کی سُنت میں سب و شتم کیجئے، مجتہدین کرام کے شریعتکدوں میں آگ لگ گئی" کہکر پیغمبر زادی کا گھر جلانے کی ہمت کرنیوالے خلیفہ کی روح کو خوش کیجئے، ریش مبارک کو ہلا ہلا کے بد دُعائیں دیجئے اپنی صدیقہ والے نعش کی صورت کشی فرمایئے مگر یہ سمجھ لیجئے کہ کس کس کی آنکھوں میں خاک جھونکئے گا کہیں آپکے کسی مُرید نے اتفاق سے ہمارے اتمام حجت والے اشتہار کو ذرا توجہ سے پڑھ لیا اور پوچھ بیٹھا کہ امام صاحب شیعونکی چبھتی ہوئی علمی باتونکا جواب نقطہ یہ روکھی پھیکی صلواتیں ہی ہیں یا حضور والا کے سرمایۂ علمی میں کوئی اور جنس بھی ہے۔ اگر اشتہار میں ان باتونکا جواب شیعوں کو دینے سے آپنے کسی مصلحت سے گریز فرمائی ہے تو ہم مخلصوں کو جو دامے، درمے، قدمے، سخنے برابر آپکی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ خدارا چپکے سے تنہائی میں ہی بتا دیجئے کہ کیا واقعی کوئی ایسا گستاخ شخص

بھی تھا جس نے رسول اللہ صلعم کو ہذیان گو کہا، اور یہ خلیفۂ ثالث کا قاتل کون صحابی تھا حضرت عثمان کو نعثل کہکے کس نے اور کیوں یہودی بنایا اور کیوں امام صاحب! کیا قرآن کا پیشاب اور خون سے لکھنا اور مردار کی کھال پر لکھنا سچ مچ جائز ہے اور کیا معاذ اللہ بی بی عائشہ پر زنا کی تہمت ہماری ہی فرقہ والوں نے لگائی ہے تو لیجئے بیباک مرید کو کیا کہکے چپ کیجیئیگا اور اگر کہیں خدانخواستہ یہ بات پھوٹی اور دوسرے مریدوں میں پھیلی تو ایسا نہ ہو کہ شیعوں کیطرف بھی ہولی واویلا پلٹ پڑے اور صحیح محل لیجانے کی وجہ سے جہات اربعہ کو گھیرے اور جم رہے۔ ہماری رائے میں ان تمام مصیبتوں سے بچنے کی ایک یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر ہنگامۂ اشتہار بازی نے زیادہ پریشان کر دیا ہے اور خاطر اقدس زیادہ پریشان ہے تو فرنگی محل کے نوجوان گدی نشین کی پشت پر آئی ہوئی طاقت سے فائدہ اُٹھائیے۔ اگر مولانا عبد الباری صاحب زندہ ہوتے جو آپکے عقائد پس پردہ اور حشم دارو کی صحیح حیثیت سے واقف تھے تو یہ زرین موقع نہ ملتا ممکن ہے کہ فرنگی محل سے بھی عنقریب براہ راست ہمیں مجبوراً دو دو باتیں کرنا پڑیں لیکن آپکی آڑ میں اگر یہ موقع ملا تو منچلے احباب کو تکلف کم کرنا پڑیگا۔ یہ بھی سُن رکھیے کہ سخت کلامی اور بد تہذیبی ہم بھی کر سکتے ہیں۔ آپنے ہمارے علماء کے تن بدن میں آگ لگ گئی" کہکے بغلیں بجائی ہیں تم اگر شعلہ فشاں لفظیں لکھنے پر آئیں تو کوطول داڑھیوں تک پہنچیگی۔ ہمپر تہمت طرازی ایسی کھلی ہوئی چھٹی میں مُرید دیکی جیبوں کا جائزہ لینے کیلئے لکھدیا کہ معاذ اللہ علی ابن ابیطالب کو آپکے اصحاب نے دیوث کہا امام حسن رضی کو اُنکے اصحاب نے ذلیل کنندۂ مومنان کہکے پکارا وغیرہ کیا آپ میں ہمت ہے کہ یہ ثابت کریں کہ شیعوں نے ایسے الفاظ اپنے ائمہ کیلئے استعمال کئے دیکھیں اب آپ اسکے لئے کونسی راہ گریز تلاش فرماتے ہیں دُنیا نے یہ بھی دیکھ لیا کہ ہمارے مخاطب نے ہماری صحیح چٹکیوں میں سے کسی ایک کا جواب بھی نہ دیا اور مزخرفات و تحریفات سے کام لینا شروع کر دیا ممکن ہے اس حیلہ سے مریدین پر خاص اثر پڑے مگر با فہم حضرات سمجھتے ہیں کہ جن باتوں کے جواب سے گریز کیا ہے وہ مسلم ہیں ہم نے کہا تھا کہ رسول کو "ہذیان گو" کس نے کہا" اس کے متعلق کس بھولے پن سے فرماتے ہیں "یہ تو ہمیں معلوم نہیں" پھر جب آپ کو اتنی سی بات نہیں معلوم تو آپ کیا خاک مناظرہ کریں گے۔ تمھیں نہیں معلوم تو ہم سے سنو،

سنو! جب اسلام والو نکار رسول بستر علالت پر تھا اور تحریر کیلئے قلم و دوات مانگ رہا تھا تو ایک کہنے والے
نے کہا کہ شدت مرض سے رسول ہذیان بک رہے ہیں۔ صحیح بخاری میں سات مقام پر اسکا تذکرہ ہے
دیکھو صحیح بخاری جلد اول صہ ۲۲ جلد دوم صہ ۱۱۱ وغیرہ، صحیح مسلم۔ شفائے قاضی عیاض، عکبری شارح متنبی
نہایہ ابن اثیر جزری، عینی شارح حدیث بخاری، خیر جاری شرح صحیح بخاری، ملل و نحل شہرستانی، ابو الفدا، اگر
اس کہنے والے کا نام دیکھنا ہو تو ابن اثیر جزری وغیرہ علماء اہلسنت نے یہ صاف لکھدیا ہے
کہ حضرت رسالت پناہ کو حضرت عمر ہی نے ہذیاں گو کہا، اب آپ ہی بتائیے کہ جب خدا کا رسول آپکے
خلیفہ اور رہبر کے نزدیک ہذیان گو تھا تو آپ اُسکے لائے ہوئے دین پر کیونکر ایمان لا سکتے ہیں۔ کہیں
یہ سب باتیں ہذیان ہی نہ رہی ہوں (معاذ اللہ) اب آپ اپنے ایمان بالرسول اور ایمان باللہ کی خبر
لیجیے۔ یہ جو کچھ حوالہ جات آپکی کتابوں کے دیے گئے، یہ بہت کم ہیں ابھی تو لاتعداد حوالے باقی
ہیں کہ یہی حدیث قرطاس آپکے کمزور مذہب کی دھجیاں اُڑا دے۔ کہیے اب تو معلوم ہو گیا کہ رسول
کو ہذیان گو کسنے کہا تھا۔ یہ وہی ہے جو ہمیشہ دلالی کرتا رہا۔ دیکھو حیوۃ الحیوان دمیری۔ تحریف کرنیوالے
کی تحریف" فرماتے ہیں "جن لوگوں نے امام جعفر کو اما جعفر فقی قلبی علیہ لعنت کہا تھا اُسی نے
یہ بھی لکھدیا ہوگا" سچے ہو تو ہماری کتابوں سے اس عبارت کو دکھاؤ مگر تم قرآن میں تحریف کرتے
کرتے ہر عبارت میں تحریف کے عادی ہو گئے ہو۔ یہ عبارت کتاب رجال کشی کے صہ ۹۶ کی
ہے اور اصل عبارت یوں ہے اما جعفر فقی قلبی علیہ لفتة تم نے لفظ "لفتة" کو لعنت لکھا اور
تحریف صریح کی۔ کیا اسی علم پر تم ہم سے مناظرہ کرتے ہو۔ کیا یوں ہی اپنے مریدوں کو سمجھا دیتے
ہو۔ ہمیں ان اسلامی فردوں سے بڑا تعجب ہے جو اسکے بعد بھی تمہاری باتوں کا یقین کر لیتے ہیں
اور تم سے تحقیقی مطالبہ نہیں کرتے اگر تمہاری جماعت میں کوئی منصف و سچا اسلامی شخص ہوگا
تو وہ تم سے اس تحریف پر شدید مطالبہ کریگا تم کہتے ہو "مگر قیاس کہتا ہے" یہ ہمیں پہلے ہی
معلوم تھا کہ تمہارے یہاں سوائے قیاس رائے کے اور مذہب میں دھرا ہی کیا ہے۔ سب سے
پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا، اُسی نے "خلقتنی من نار وخلقتہ من طین" سے
قیاس کے وادی میں فریب کے جال بچھائے جسمیں آجتک پھنسنے والے پھنستے جا رہے ہیں،
اور انھیں خبر بھی نہیں، آخر اخرج منہا فانک رجیم کے صاعقہ نے اُسے مردود بارگاہ الٰہی

بنایا اور اِنَّ علیکَ لعنتی الی یوم الدّین کا نقارہ لعنت آجتک قرآنی آیات میں بج رہا ہے، یہ اسی قیاس کا نتیجہ تھا اُس پر تو یہ گذری دیکھیں تمہارا کیا نتیجہ ہو جس کو تہمت تراشی کہتے ہو وہ حقیقت ہے۔ ہم تمہاری کتابوں کے حوالے دیتے ہیں تاکہ تمہیں زحمت نہو، کیا حضرت عثمان نے قرآن کو نہیں جلایا سچے ہو تو انکار کرو پھر ہم تمہیں تمہاری کتابوں سے ثابت کر دکھائینگے، کیا تمہارے خلیفہ ولید نے قرآن پر تیر نہیں مارے اور اُسکو پھاڑا نہیں حالات ولید کتب تاریخ میں دیکھو مورخ مسعودی کی کتاب مروج الذہب کا صفحہ ۱۳۴ دیکھو تمہیں معلوم ہو کہ جسکو تم امیر المومنین کہکے اسلام کی توہین کرتے ہو وہ شرابی تھا جو شراب کے حوض سے اتنا پیتا تھا کہ حوض کے کنارے خالی ہو جاتے تھے کیا آپکے امیر المومنین نے شراب سے مست ہو کر ابن عائشہ گویئے کا عضو تناسل نہیں چوما اور لب کو اُس تک نہیں پہنچایا (مسعودی صفحہ ۱۳۴) پھر کیا اسلامی جذبہ کا یہی تقاضا ہے کہ آپ ایسوں کو پیشوا قرار دیں امیر المومنین کہیں اور خلیفہ مانیں، کیا فتاوائے قاضیخان صفحہ ۳۶۵ میں قرآن کو پیشاب اور خون سے اور جلد میتہ پر لکھنے کی آپکے مذہب نے نہیں نہیں کہا، کیا حضرت عائشہ نے حضرت عثمان کو بڈھا خرانٹ یہودی نہیں کہا دیکھو تمام کتب تاریخ اکیا ولید نے اپنی بیٹی کی بکارت نہیں زائل کی (تاریخ خمیس و حبیب السیر) پھر بتائیے ہمنے اسمیں کیا تہمت تراشی کیا واقعہ کو آپ تہمت ہی سمجھتے ہیں غالباً اسی سے کوئی الزام آپ خلفا کے سر پر نہیں قائم کرتے۔ اب اگر اس سے آپکی دل آزاری ہوئی تو اسکا انتقام آپ اپنی صفوانی کمیٹی سے لیجئے جس نے واقعہ افک کیطرح یہ سب کچھ کیا بیچارے شیعوں پر تہمت تراشی کا الزام کیوں ہے۔ احتجاج سے ہم تمہارے جھوٹ کو جھوٹ تحریف کو تحریف اور واقعات کو حقیقت ثابت کرتے چلے آتے ہیں اس سے اتنا تو پتہ چلا کہ تم جو کہتے ہو وہ جھوٹ ہوتا ہے، احتجاج کا حوالہ بھی یونہی ہے، پھر کہتا ہوں کہ اگر سچے ہو تو پوری عبارت معہ ترجمہ صحیح لکھکر پیش کرو تو ہم تمہیں سمجھائیں کہ اسکا کیا مطلب ہے، فاطمیوں کو خون بہانے کی دھمکی تم کہتے ہو تلوار سے کھیلنا اچھا نہیں ہے فاطمیوں کا خون بہیگا۔ تمہیں معلوم نہیں کہ فاطمی ہمیشہ تلواروں ہی سے کھیلا کئے، خدا کی شان کہ خون کی دھمکیاں اُنکو دیجا رہی ہیں جن کی پرجوش آواز فضائے عالم میں گونج رہی ہے کہ الا ان خضاب النساء الحناء وخضاب الرجال الدماء یاد رہے کہ فاطمیوں نے حمایت اسلام میں اپنے خون کی کبھی پرواہ نہیں کی، اہل بصیرت جانتے

ہیں کہ انہیں کا خون آج غازۂ چہرۂ اسلام بنکر نمایاں ہے۔ اگر حق شناس ہو تو یہ دھمکیاں اُسکو دو جسکے بورے ہونے پر خیبر میں غازیان اسلام اجماع کر چکے ہیں۔ (طبری) انکو گو انکو دو جنہیں ہے اسلام کو دم توڑتے دیکھکر کسی نے مدینہ کا رُخ کیا، کوئی پہاڑ کی چوٹی پر بھاگ کر ساوی الی جبل یعصمنی کی تلاوت کرنے لگا۔ فاطمی گروہ سے عداوت اُنلوگوں کو کیونکر ہو جنھوں نے فاطمہ بنت رسول کی ایذا میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا وہ فاطمہ جو خلیفہ اول اور خلیفہ دوم سے تا دم مرگ ناراض رہیں چنانچہ بخاری جلد دوم ص۱۱۶ میں یہ عبارت ہے فھجرت ابا بکر فلم تزل مھاجرتہ حتی توفیت اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ مطبوعہ مصر کے ص۱۴ پر یہ عبارت ہے کہ فاطمہ علیہا السلام نے دونوں خلفا سے فرمایا انی اشھد اللہ وملائکتہ انکما اسخطتمانی وما ارضیتمانی ولئن لقیت النبی لاشکو نکما الیہ۔ تم دونوں (عمر و ابوبکر) نے مجھے ناراض کیا اور راضی نہیں کیا، میں رسول سے ملکر اسکا شکوہ کرونگی خدا و ملائکہ کو میں اپنی ناراضی پر گواہ کرتی ہوں، اب اس حدیث پر غور کرو، فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی" فاطمہ میری پارۂ جگر ہے جسنے اسکو اذیت دی اسنے مجھے اذیت دی، پھر جب تم رسول کی بیٹی کے دشمن تھے تو فاطمی گروہ کے کب دوست ہو سکتے ہو۔ سفاح کی مثال کسلیے پیش کیگئی تھی کہ بنی عباس باوجود سُنی ہونیکے بنی اُمیہ کے خون کے پیاسے تھے انکے حمایت مذہب کی رگ سیاسی اتحاد کے باوجود کیوں مُردہ ہوگئی تھی؟ مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب اسے بہتر سمجھتے ہونگے اور تمہاری چالوں کو جانتے ہیں نادانوں کی سی بات پر طفلانہ استدلال قابل شرم ہے، البتہ متفقہ فتوائے علمائے اہلسنت سے تمہارے کفر و زندقہ و وہابیت پر استدلال لائق احتجاج ہے، اسکو تم خود سمجھ سکتے ہوگے، سبائیہ گروہ اور سبائیہ کمیٹی ہم تمہاری اس کہنے سے خوش ہیں، کیونکہ اس سے ہمیں موقع ملا کہ ہم تمہارے گروہ کو یہودیہ اور کافریہ سے موسوم کر سکیں کیونکہ اسلام چالیس برس کے بعد آیا۔ اور یہودی مذہب کی باتوں کا رواج تھا، خلیفہ دوم کا توریت رسول کے پاس لانا ہو لینے کی بات نہیں رسول کی موت کا قائل نہونا اور حضرت موسیٰ کیطرح خدا کے پاس جانا یہودی اعتقاد کی نص ہے ہمیں معلوم ہے کہ تم عبد اللہ بن سبا سے کیوں ناخوش ہو صرف اسلئے کہ وہ خلیفہ ثالث کے گروہ قاتلین کا علمبردار تھا، حضرت ابوبکر کا یہ نعرہ کہ "میرے لئے ایک شیطان ہے" اگر یاد کرو تو شیطانیہ گروہ بن سکتا ہے، کیا اصحاب نبی نے عثمان کو قتل نہیں کیا؟ اگر یہ شیعہ تھے تو مذہب شیعہ کا وجود بہت پہلے سے ہے۔ اگر سُنی تھے تو سُنی حضرات نے عثمان کو قتل کیا

اور پھر انھیں خلیفہ ثالث بھی مانتے ہیں ان عبارتوں کو دیکھو تو معلوم ہو کہ قاتل عثمان صحابہ کرام تھے فقام اصحاب محمد (اصحاب محمد کھڑے ہوئے) وکرہ ولایتہ نفر من الصحابۃ لان عثمان کان یحب قومہ وکان کثیرا لولی بنی امیۃ ممن لم یکن لہ صحبۃ مع رسول اللہ صحابہ کے ایک گروہ نے عثمان کی خلافت کو برا جانا کیونکہ عثمان اپنی قوم سے محبت کرتے تھے اور انکو والی بناتے تھے جو صحابی رسول نہ تھے فلم یتواحد فی المدینۃ الا حنق علی عثمان، مدینہ میں جو صحابی بھی تھا وہ عثمان کی حرکتوں سے غصہ میں تھا (تاریخ الخلفا) وتوجہ مع محمد بن ابی بکر عدۃ من المہاجرین والانصار عثمان کے قتل کیلئے) محمد بن ابوبکر کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین و انصار کا نکلا (تاریخ ابو الفدا) طول کے خوف سے دیگر حوالوں کو ترک کرتے ہیں اب آپ ہی بتلائیے کہ حضرت عثمان کو مہاجرین و انصار نے قتل کیا یا نہیں اور یہ سب سنی تھے یا نہیں؟.... کیا رسول نے مروان اور اسکے باپ پر لعنت نہیں کی (تاریخ الخلفا صفحہ ۲۲۴) پھر لعنت رسول کا مذہب ہے یا نہیں؟ کیا حضرت عمر نے خیبر میں ایک شرابخوار صحابی پر لعنت نہیں کی پھر لعنت کرنا اور تبرا حضرت عمر کا مذہب ہے یا نہیں؟ کیا خدا نے جھوٹوں اور شیطان پر لعنت نہیں کی؟ پھر لعنت کرنا خدائی مذہب ہے یا نہیں؟ آپ سب کے پیرو ہیں یا نہیں؟ کیا عثمان نے عبد الرحمان بن عوف کو منافق نہیں کہا (تاریخ خمیس صفحہ ۲۷۱) پھر کیا صحابہ منافق نہیں ہوئے، کیا عمر نے سعد بن عبادہ کو منافق نہیں کہا (طبری حال سقیفہ)

مناظرہ کا فیصلہ تم علما کو بیکار و عبث پکار رہے ہو تم اسوقت قوم تشیع سے مناظرہ کرنا چاہتے ہو یا نہیں؟ اگر تم ایک قوم سے مناظرہ کرنا چاہتے ہو تو اسکا حق قوم کو ہے کہ وہ اپنا ایک نمائندہ تم کو مناظرہ کے لیے بھیجے لہذا تم اپنا نمائندہ اپنی قوم سے تجویز کرا کے پیش کرو ہم اپنی قوم کا ایک نمائندہ پیش کرینگے اور پھر شرائط مناظرہ طے ہو جانیکے بعد مناظرہ کر لو، مناظرانہ اشتہار میں آپ کے حواس باختہ ہو گئے، دل لرزنے لگے، غار ثور یاد آنے لگا کسی کے حجرہ میں کہرام مچ گیا، اب حد کی چوٹی دور ہے، مدینہ کے مغارات تک سنائی نہیں ہم اشتہاری مناظرہ بند کرینگے نہ تقریری مناظرہ سے باز آئینگے اگر سچے ہو تو ہماری باتوں کو غلط ثابت کرو اور آئندہ جواب کے لیے تیار رہو، یہ بودا بہانہ بیکار ہے کہ کاسر اعناق الملحدین مولانا الحاج اعجاز حسن صاحب آپ کے مد مقابل نہیں کیا یہی وہ بزرگ نہیں کہ جنسے کئی سال سے آپ سے مضمون بازی اور رسالہ بازی ہو رہی ہے النجم کے صفحات آپکے سمجھانے کیلئے کافی ہونگے مدتوں سے گھر بیٹھے الٹی سیدھی قلمی جنگ کرتے رہے اب جب میدان میں نکلنے کا وقت آیا تو ہاتھ پاؤں کی ترائی کا تیر روباہ صفتی دکھاتے ہوئے حیلے تراشتا ہے وقت ہاتھ سے جا چکا تنکوں کا سہارا ڈھونڈھنا اب مفید نہ ہوگا انتظار کیجئے وہ وقت بھی بہت قریب ہے کہ حنفیت خود آپکی وہابیت کا پردہ چاک کریگی المشتہرین صاحبین ساکن نخاس شہنشاہ مرزا کی لنگر گنج نواب سید علی خان